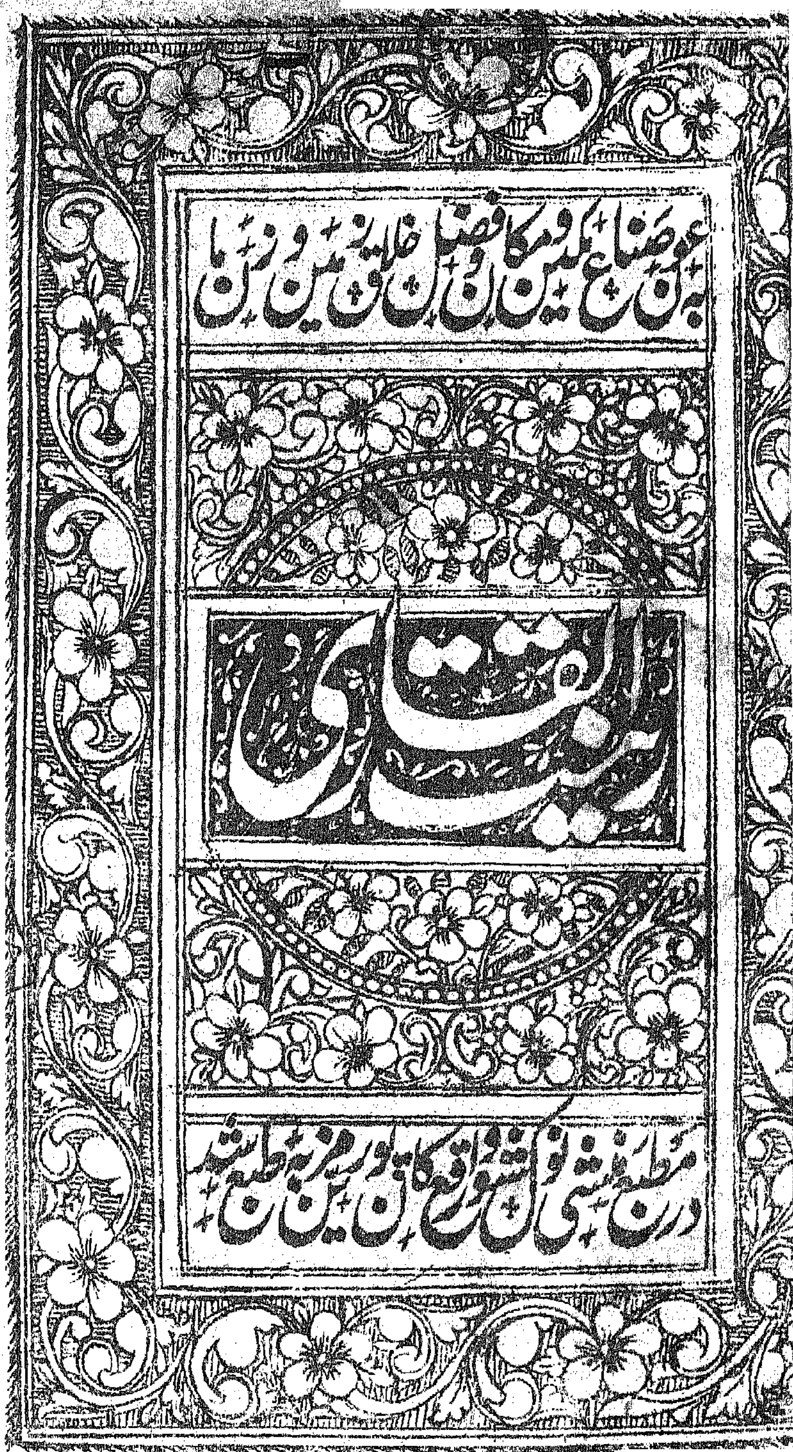
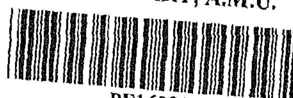


بعون صانع بیچون و مکان و فضل خالق زمین و زمان
در مطبع منشی نولکشور واقع کانپور مزین بطبع شد

٥



بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ۔ والصلوۃ والسلام علی حبیبہ سید المرسلین ۔ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ بہتر تم مین وہ شخص ہے جو پڑھے قرآن اور پڑھاوے اور بھی حدیث مین آیا ہے افضل العبادۃ قراءۃ القرآن افضل سب عبادتوں مین تلاوت قرآن ہے لیکن قرآن زبان عربی مین ہے صحیح پڑھنا اسکا ممکن نہین جبتک پڑھنے والا قواعد قرارت سے واقف نہو لہذا فقہا اور قرا نے قرارت سیکھنے کی بہت تاکید کی ہے اور لکھا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کا ثواب تبھی ہوتا ہے جب صحیح موافق قواعد قرارت کے پڑھے خدا تعالی نے فرمایا ہے ورتل القرآن ترتیلا ۔ سنبھالکر پڑھ قرآن کو خوب سنبھال کر اس آیت کی تفسیر مین ترتیل کو تجوید کر کے بھی تفسیر کیا ہے تجوید کہتے ہین مراعات قواعد قرارت کو بانین سبب

بندۂ نیازمند بارگاہ رب صمد المعتصم بذیل سید الانبیا محمد عنایت احمد غفر لہ اللہ الاحد
کا ارادہ ایک مدت سے واسطے لکھنے ایک رسالۂ مختصرہ کے فن قراءت مین بزبان
اردو تھا ان دنون کہ بہ نیرنگ تقدیر وارد جزیرۂ انڈمین ہے شوق حکیم جناب متصف
باخلاق حمیدہ متخلق بملکات پسندیدہ ذو الشرف الاعلی والمجد البہی حکیم کریم بخش
صاحب سلمہ الرب الوہاب ڈاکٹر جزیرۂ مذکورہ کا واسطے تعلیم قرآن مجید کے باعث
ظہور ارادۂ قدیمہ ہوا لہذا یہ رسالہ لکھا ہے مشتمل چار باب اور خاتمہ پر باب
اول مین فرق حروف مشتبہ الصوت اور تفخیم اور ترقیق کا بیان ہے باب دوم
مین احوال نون ساکن کا بیان ہے باب سوم مین مد کا بیان ہے باب چہارم
مین وقف و وصل کا بیان ہے خاتمہ مین چند فوائد کے ہین اور نام تاریخی اس
رسالہ کا البیان الجزیل للترتیل ہے باب اول حروف مشتبہ الصوت
اور تفخیم اور ترقیق کے بیان مین حروف مشتبہ الصوت وہ حروف ہین جنکی آواز
ایک سی ہے عوام انکو اسطرح پڑھتے ہین کہ فرق نہین معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہین
ا ع ت ط ث س ص ح ہ ذ ز ظ ض فرق ا ع مین یہ ہے کہ ا حلق مین سے
سے نکلتا ہے اور ع حلق کے بیچ سے نکلتا ہے اور ت ط مین یہ ہے
کہ ط پر ہے اور ت پر نہین اور ث س ص مین یہ فرق ہے کہ ث آہستہ
نکلتی ہے نوک زبان اوپر کے سامنے والے دانتون مین لگانے سے اور ص
ص کی تلفظ مین کنارۂ زبان نیچے کے اگلے دانتون مین لگتا ہے اور سیٹی کی
آواز نکلتی ہے ث مین نہین نکلتی اور س ص مین بھی فرق ہے
کہ ص پر ہے اور س پر نہین اور فرق ح ہ مین مثل ع ا کے ہے

حلق مین تلے سے نکلتی ہے اور ح حلق کے بیچ سے اور فرق ذ ثا مین یہ ہے
ذ مثل ث کے آہستگی سے نکلتی ہے نوک زبان کو اوپر کے سامنے والے
دانتون مین لگانے سے اور ثا تلے کے دانتون مین لگانے سے اور
ثا مین سیٹی نکلتی ہے ذ مین نہین اور ظ پڑھے اور ض بھی پڑھے لیکن ض اور
ظ مین فرق یہ ہے کہ ض نکلتا ہے سارے کنارے زبان کے لگانے سے
بائین طرف کی اوپر کی ڈاڑھون کی جڑ سے یا سیدھی طرف کی مگر بائین طرف سے
آسان ہے اور ظ نکلتی ہے کنارہ زبان کے سامنے کے اوپر والے دانتون لگانے سے
ادا کرنا ض کا بہت مشکل ہے اور فرق ض ظ مین بھی بہت مشکل ہے اسلیے
جزری وغیرہ قرارت کی کتابون مین اور کتب تفسیر مین تفرقہ ض کا ظ سے باہتمام
تمام بیان کیا ہے آدمی دھیان کرکے سیکھ لے تو آسان ہے مگر ایک بلا یہ عام
اس زمانہ مین یہ ہوگئی ہے کہ ض کو بصورت دال کے پڑھتے ہین مشتبہ الصوت
دال کا اسے کر دیا ہے کہ دال پڑھنین سو یہ بات جملہ کتب قرارت اور تفسیر اور فقہ
کی خلاف ہے سب کتابون مین ض کا مشتبہ الصوت ہونا ظ سے ثابت
ہوتا ہے نہ دال سے شاہ عبد العزیز صاحب نے تفسیر فتح العزیز مین آیت
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ کی تفسیر مین اور ایک مقام مین ض کا
مشتبہ الصوت ہونا ظ کے ساتھ لکھا ہے اور فتح القدیر اور رضا واسے قاضیخان
اور اتقان اور بہت کتابون مین فقہ کی اسبات کی تصریح ہے فائدہ
حرف مشتبہ الصوت کا فرق سیکھ لینا فرض ہے اور نہایت ضرور ہے
اسواسطے کہ ان حرفون مین فرق نکرنے سے کلمہ بدل جاتا ہے اور اکثر معنے بھی تغیر

ہوجاتے ہین اور فرق سیکھ لینا بہت مشکل نہین مگر لوگ دین کے کامون مین ذرہ
محنت نہین کرتے اور مشکل اور محال سمجھ لیتے ہین بخلاف دنیا کے کامون کے
محنتین اوٹھاتے ہین اور کیسے کیسے مشکل کام انجام دیتے ہین اور
کتب معتبرہ فقہ مین لکھا ہے کہ جو اس تفرقہ پر قادر نہو اور سیکھنا اوسپر دشوار ہو
ساری عمر سیکھنے مین کوشش کرے کبھی اس کام سے معاف نہین
بیان تفخیم اور ترقیق کا تفخیم کہتے ہین پُر پڑھنے کو اور ترقیق کہتے ہین
باریک پڑھنے کو سو بعضے حروف ہمیشہ پُر پڑھے جاتے ہین وہ یہ ہین خ
ص ض ط ظ غ ق یہ حرف ساکن ہون یا متحرک کسی حرکت سے ہمیشہ پُر پڑھے
جاتے ہین اور بعضے حروف کبھی پُر پڑھے جاتے ہین اور کبھی باریک وہ لام ہے را
جب مفتوح یا مضموم ہو پُر پڑھی جاتی ہے جیسے رَبَّنَا وَرُسُلِهٖ مین اور جب مکسور
ہو پُر نہین پڑھی جاتی جیسے رِجَالٌ اور جب ساکن ہو بغیر وقف کے اور ماقبل
اُسکے ضمہ یا فتحہ ہو پُر ہوتی ہے جیسے بَرْدًا اور اُذْکُرْ مین اور جو ماقبل اُسکے کسرہ
ہو پُر نہین ہوتی جیسے کُفْرًا مین لیکن اگر کسرہ ماقبل کا عارضی ہو جیسے ارْجِعُوْا
مین یا دوسرے کلمہ مین ہو جیسے رَبِّ ارْجِعُوْنِ مین اور بعد را کے حرف پُر ہو جیسے
مِرْصَادًا مین کہ بعد را ساکن ماقبل مکسور کے ص حرف پُر ہے تو ایسی را ساکن
بھی پُر پڑھی جائیگی اور اگر ساکن بسبب وقف کے ہو پس اگر وہ ساکن یا ہو جیسے
خَیْرٌ یا خَبِیْرٌ را باریک پڑھی جائیگی اور اگر کوئی اور حرف ہو تو ماقبل کے
ماقبل کو دیکھینگے اگر مفتوح یا مضموم ہو جیسے قَدْ کُفِرَ تو پُر ہوگی سوائے لفظ
یسر کی وَالْفَجْرِ مین کہ اسمین باریک پڑھنے کو اولیٰ لکھا ہے نہین تو باریک جیسے سلطانین

سوا لفظ مصری کی کا یہ حال ہے کہ لام لفظ اللہ کا جب ما قبل اُسکا مفتوح
جیسے اَللّٰهُ نُورُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ یا مضموم یَفْعَلُ اللّٰهُ مَا یَشَآءُ ہو پُر پڑھا
جاتا ہے اور جو ما قبل اُسکا مکسور ہو تو باریک پڑھا جاتا ہے جیسے لِلّٰهِ
مَا فِی السَّمٰوٰاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ **فائدہ** حقیقت پُر پڑھنے کی
یہ ہے کہ حرف کو اُسکے مخرج میں بڑا اور بھاری پڑھو لوگ جو حقیقت پُر پڑھنے کی
یہ سمجھتے ہیں کہ قریب مضموم پڑھو بلکہ بعضے حرف پُر کو اسطرح ادا کرتے ہیں کہ اُسکے
بعد واو معلوم ہوتا ہے مثلاً طَالِبُ کو بطور طوالب کے پڑھتے ہیں سو یہ غلطی
پُر پڑھنے کو عربی میں تفخیم کہتے ہیں جسکے معنی ہیں فخیم کرنا یعنی بڑا کرنا اور پُر کے
معنی ہیں زیادہ کے اور بھرے ہوئے کے اور موٹے کے جیسے پُر قلم بولتے ہیں
یہ الفاظ بڑا کرنے پر دال ہیں نہ قریب بضمہ کرنے پر و لہٰذا تفخیم بوقت مضموم
ہونے صرف کے بھی ہوتی ہے حالانکہ اُسوقت میں مائل بضمہ ہونیکی کوئی صورت
نہیں باب دوم نون ساکن کی حال ہیں اور ایسے ہی تنوین کی کہ دو زبر یا دو پیش
کی لکھی جاتی ہے اور حقیقت میں وہ بھی نون ساکن ہے چار حال ہیں اِدْغام - اِخفا
اِظہار - اِبدال اور نام کہتے ہیں ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملا دینے
کو اور مشدد کرنے کو جب نون ساکن یا تنوین یَرْمَلُوْنَ کے حروف میں سے
کسی حرف سے پہلے پڑے اُسکو اُس حرف میں اِدغام کرتے ہیں لیکن ل اور
ر میں بے غنہ جیسے لَصَدَقَةٌ لَّهُ مِنْ لَّدُنَّا مَنْ لَّمْ يَجْعَلْهُ صُبَيْنًا لِّيَغْفِرَ مِنْ
رَّبِّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اور یا و م ن میں جسکا مجموعہ یومن ہے با غنہ
جیسے مَنْ يَّقُوْلُ عَبْدًا مِّنْ وَّرَائِهِمْ يَّشُكُّ وَّ بِيِّنَ نُوْرًا نَّسُوْلًا مِّثْلًا

بِمَا خَطِيٓئٰتِهِمْ ۔ مِنْ يَوْمِئِذٍ ۔ مِنْ نِعْمَتٍ فائدہ ۲ قاعدہ یہ اون اُسی
نون کے لیے ہے جو آخر مین ہو اور جو بیچ مین ہو جیسے دُنْيَا اور صِنْوَانٌ اُسکے
لیے یہ قاعدہ نہین ہے اُسکا ادغام نہوگا بلکہ اظہار ہوگا اِخفا اُسکو کہتے
ہین کہ نون کو مابعد کے حرف سے اسطرح ملاکے پڑھین کہ ادغام تو
نہو مگر قریب بادغام ہوجاوے اور علیحدگی اُسکے سکون کی ظاہر نہو اور نون
ساتھ غنہ کے ادا کیا جاوے اور اظہار اُسے کہتے ہین کہ مابعد کے
حرف سے نون ساکن کو اسطرح پڑھین کہ علیحدگی اُسکے سکون کی ظاہر ہو
سو نون ساکن یا تنوین جب ماقبل حرف حلق کے ہو اُسکا اظہار
چاہیے حرف حلق چھ ہین ا ھ ح خ ع غ فارسی کا شعر حرف حلق مین مشہور ہے
حرف حلقی شش بود ای نور عین ٭ ہمزہ ہا و حا و خا و عین و غین
مثال ہے مِنْ غِسْلِيْنٍ ۔ مَنْ هُوَ ۔ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ وغیرہ اور سوا اُنکے حرف حلق کے
سب حرفون کے ماقبل نون ساکن اور تنوین کا اخفا چاہیے جیسے مَنْ
قَتَلَ ۔ مِنْ كُفْرٍ ۔ مِنْ شُكْرٍ ۔ مِنْ دُعَآءٍ ۔ اَنْفُسَكُمْ ۔ مِيْثَاقًا ۔ سِوًى ۔ قُصْوٰى
جَامِعَةً يُنَجِّيْكُمْ فائدہ ۳ قاعدہ اخفا و اظہار نون کا اُس نون
کے لیے بھی ہے جو کلمہ کے بیچ مین ہو جیسے اَلْفُ اَنْفُسَ مین مَنَعَ مین بخلاف
قاعدہ یرملون کے کہ وہ آخر کے ہی نون کا ہے جیسا کہ ذکر کر دیا ہے
فائدہ ۴ اکثر مصاحف مین علامت اظہار نون کے ۳ نقطے چھوٹے چھوٹے
سُرخی سے درمیان نون یا تنوین اور حروف حلق کے لکھ دیتے ہین ابدال
کہتے ہین بدل ڈالنے کو سو نون ساکن یا تنوین تو ب سے ہو م

سے بدل دیتے ہین جیسے مِنْ بَعْدِ مِنْ بَعْثِنَا بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ
يُجْبٰى يُحْيِيْ بَصِيْرًا فائده اکثر مصاحف مین علامت ابدال کی چھوٹا
سا میم باریک سرخی سے بعد نون یا تنوین کے لکھدیتے ہین —

باب سوم مد کے بیان مین واو ی ا کو حرف علت کہتے ہین انھین
مین مد ہوتا ہے جبکہ ساکن اور حرکت ماقبل کی موافق ہو یعنے و کے ماقبل
ضمہ ہو اور ی کے ماقبل کسرہ ہو اور الف کے ماقبل تو ہمیشہ فتح ہوتا ہے
سو ایسے حروف علت کو مدہ کہتے ہین سو مد کے چار موقع ہین ایک یہ کہ مد کے
بعد ہمزہ ہو ایک ہی کلمہ مین جیسے جَآءَ جِيْٓءَ سُوْٓءَ اور اسے مد متصل کہتے ہین اور
سیاہی سے لکھتے ہین یا دو کلمہ مین جیسے وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ
اور اسے مد منفصل کہتے ہین اور سرخی سے لکھتے ہین ان دونون قسمون کی مد مین
۳ الف کے برابر پڑھاوے اور مد متصل اور منفصل مین جو فرق مشہور ہے کہ متصل
کو زیادہ اور منفصل کو کم بڑھاوے کتب معتبرہ قرارت مین یہ بات دیکھی نہین
گئی بلکہ دونون کا حکم ایک ہی لکھا ہے دوسرا موقع مد کا یہ ہے کہ بعد مد کے حرف
مشدد واقع ہو جیسے وَلَا الضَّآلِّيْنَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ مین یا ساکن حروف
مقطعات مین جیسے الٓمّٓ حٰمٓ مین ایسی جگہ بقدر ۳ الف کے مد کرنا چاہیے اور حروف
مقطعات مین لفظ عین جو كٓهٰيٰعٓصٓ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ مین ہے بھی مد کیا ہے
بقدر تین الف کے اگرچہ یہ عین کی مدہ نہین ہے تیسرا موقع مد کا یہ ہے کہ
بعد مد کے جو حرف ہو اسپر وقف واقع ہو جیسے حٰكِمِيْنَ رَحِيْمٌ عِبَادُ
جَنّٰتٌ يَعْلَمُوْنَ هُوْدًا ایسی جگہ بقدر تین الف یا دو الف کے مد چاہیے

اور اگر بقدر ایک الف کے بھی پڑھے یعنی مد نکرے تو بھی جائز ہے **فائدہ** مد کا
بہت لحاظ رکھے اس باب مین تساہل نکرے اتفاق مین امام جلال الدین
سیوطی نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے اُنکے
سامنے پڑھا اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَاۤءِ بے مد کے حضرت ابن مسعودؓ نے
کہا ہمین جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو اسطرح نہین پڑھایا
اُسنے کہا کہ کیسے پڑھایا حضرت ابن مسعودؓ نے پڑھا اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَا
فقراۤء مد کرکے اور کہا کہ ہمین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسطرح
پڑھایا ہے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ مد پڑھنا علی خلاف مَا اَنْزَلَ
اللہ پڑھنا ہے **فائدہ** ایک موقع مد کا ہے جسپر وہی لوگ قادر ہین جو معانی
سے واقف ہین وہ یہ ہے کہ موقع عظمت وجلال مین یا اور کسی جگہ جو قابل
اہتمام مد کرے مثلاً لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کے سب الفون پر مد کرکے بہیبت
وعظمت پڑھے یا اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ اَبْرَار کے الف اور فِيْ
کی یے پر مد کرے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ نے بھی اتقان
مین یہ موقع مد کا ذکر کیا ہے **فائدہ** ایک قسم مد کی منقلب ہے کہ قرآن مجید
مین ٦ جگہ آیا ہے دو آلذَّكَرَيْنِ سورہ انعام مین دو آلْـٰٔنَ سورہ یونس
مین دو آللّٰهُ ایک سورہ یونس مین ایک سورہ نمل مین ہمزہ استفہام الف
لام تعریف پر جو آیا ہمزہ الف لام کا الف سے بدل گیا اس سے یہ مد حاصل
ہوا اسلیے یہ منقلب کہلاتا ہے

باب چہارم وقف و وصل کے بیان مین وقف کہتے ہین ٹھہر جانے کو

اور وصل ملانے کو کلام اللہ محاورہ عرب کے موافق نازل ہوا ہے اور عرب
کا دستور ہے اپنے کلام مین وقف کرنے کا اختتام کلام پر اور عبارت مسجع مین
مواقع سجع مین لہذا کلام اللہ مین بھی اوقاف واقع ہین جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ اور تابعین کے زمانہ مین اپنے محاورہ اور
سلیقہ کے موافق لوگ وقف کرتے تھے کچھ حاجت اُنکو نشانیان مقرر کرنے
کی نہ تھی جیسا کہ قواعد صرف و نحو اور حرکات لگانے کی اُنھین حاجت نہ تھی
بعد ازان بسبب اختلاط عجم کے سب باتون کی حاجت ہوئی اوقاف کے لیے
علامتین مقرر کین کتاب سجاوندی اس باب مین بہت معتبر ہے علامتین
مشہورہ اوقاف کی یہ ہین م ط ص ج ز ص ق دائرہ اور نقطہ علامت
آیت کی ہے کوئی نرا دائرہ لکھتا ہے کوئی نرا نقطہ کوئی دائرہ کے بیچ مین نقطہ
اور حکم اسکا یہ ہے کہ ساتھ آیت کے اگر کوئی نشانی اور ہو جیسے ط م تو جو اس
کا اقتضا ہو کرنا چاہیے اور اگر کوئی نشانی اور نہو تو ٹھہرنا چاہیے اور اگر آیت
پر لا لکھا ہو جیسے آیت لا کہتے ہین تو اسمین بڑا اختلاف ہے اکثر محدثین اور قرا
اس بات کی طرف گئے ہین کہ وہان ٹھہرے اور اکثر قرا اس بات کیطرف کہ نہ
ٹھہرے اب مشہور قرائت یہی ہے کہ نہ ٹھہرے ط علامت ہے مطلق کی دان
اولے ہے م علامت وقف لازم کی ہے وہان ٹھہرنا لازم ہے اگر نہ ٹھہرے ملا کے
پڑھے تو معنے بگڑ جاتے ہین بلکہ بعضے مواقع پر ایسے معنے ہو جاتے ہین کہ کفر ہے
ج علامت ہے جائز کی وہان ٹھہرنا نہ ٹھہرنا برابر ہے ز علامت ہے جائز کی ہان
نہ ٹھہرنا بہتر ہے ص علامت ہے مرخص کی رخصت ہے اس بات کی کہ ٹھہر جاوے

یعنی چاہیے تو یہی کہ ملا کے پڑھتا چلا جاوے مگر اجازت ہے اس بات کی کہ چاہیے
تو ٹھہر جاوے **فائدہ** ہمارے زمانہ کی حافظوں کی عادت ہو کہ ز اور صلے پر بھی
خواہی نخواہی وقف کرتے ہیں حالانکہ حکم اِن دونوں کا یہی ہے کہ وصل چاہیے
وقف ہو سکتا ہی مگر نکرنا وقف کا بہتر ہے اور صلے میں وصل زیادہ ترجیح
رکھتا ہی نسبت ز کے **فائدہ** متاخرین بعضی علامتیں اور زیادہ کی
ہیں صلے علامت ہی الوصل اولے کی یہاں وصل اولے ہے ق علامت
ہی مطلق کی یعنی کہا گیا ہو کہ یہاں وقف ہے اِن دونوں موقع پہ بھی نہ
ٹھہرنا چاہیے الوصل اولے کے تو یہی معنے ہیں کہ یہاں نہ ٹھہرنا اولی ہے
اور قیل موافق محاورہ عربی کے علامت ہے ضعف کی قفص علامت ہے
قد یوصل کی یہاں وقف اولے ہو ث علامت کذٰلک کی اُسکے یہ
معنے کہ یہاں وقف ہی جو اوپر گذرا ہو قف صیغۂ امر ہی وقف سے یہاں وقف
اولے ہو س علامت ہی سکتہ کی اور کبھی لفظ سکتۃ بھی لکھدیتے ہیں سکتہ
اُسے کہتے ہیں کہ تھوڑا ٹھہر جاوے سانس توڑے **فائدہ**
فقط لا جو بعضے پر لکھتے ہیں وہ علامت ہی اس بات کی کہ یہاں ہرگز نہ ٹھہرنا
چاہیے وہ مقابل ہی م کے کہ م میں وقف لازم ہوتا ہے اور لا میں وصل
لازم ہی اگر وہاں وقف کرے تو معنے بگڑ جاوین **فائدہ** چند علامتیں اور
لکھدیتے ہیں ھ ہ ع ب خ ب ت ب ل ب ان علامتوں کو وقف سے
کچھ علاقہ نہیں بلکہ ھ علامت ہی پانچ آیتوں کی جو باتفاق کوفیین اور بصریین
کے ہوں یا فقط نزدیک کوفیین کے ع اسی طرح کی دس آیتوں کی علامت

ہے اور کبھی اُسکی جگہ بھی لکھدیتے ہین عب علامت ہے اس بات کی کہ یہان دس
آیتین ہوچکین موافق شمار بصیرین کے ع عشرہ کا ہے اور ب بصیرین کی
اور خب علامت ہے اس بات کی کہ موافق شمار بصیرین کے پانچ آیتین ہوچکین
خ خمسہ کی ہے اور ب بصیرین کی اور تب علامت ہے اسبات کی کہ یہان
آیت ہے نزدیک بصیرین کے ت آیت کی ہے اور ب بصیرین کی اور
لب علامت ہے لیس بآیۃ عند البصریین یعنی یہان بصیریون کے
نزدیک آیت نہین ل لیس کا ہے اور ب بصیرین کی خاتمہ چند قواعد کے
بیان مین فائدہ اولی سات قرا ہین جو مشہور ہین نام اُنکے اماموں کی جیسے
اُن قرائتونکی سند متواتر ہے یہ ہین نافع مدینہ مین ابن کثیر مکہ مین ابن عامر شام
مین ابو عمرو بصرہ مین عاصم حمزہ کسائی کوفہ مین فارسی کی رُباعی مین یہ سب نام مذکور ہین رباعی

در مکہ نشست ابن کثیر است امام	نافع ز مدینہ ابن عامر از شام
در بصرہ ابو عمرو علی دارد نام	عاصم حمزہ کسائی از شام

ہر امام کے دو دو راوی ہین امام عاصم کے ابو بکر اور حفص اور قرأت اُنکی
بروایت حفص ہندوستان مین مروج ہے فائدہ ثانیہ قرآن شریف
کے پڑھنے کو چاہیے کہ دل لگا کے پڑھے اور ایسا سمجھے کہ گویا خدا تعالے کے
حضور مین حاضر ہے اور خدا تعالے اُس سے کلام فرماتا ہے اور خوش الحانی سے
جہانتک ممکن ہو پڑھے آواز اور لہجہ بنا کے مگر اس بات کا لحاظ رکھو کہ راگ راگنی
نہ پائی جاوے اور ایسے وقت مین کہ بھوکا ہو یا حاجت ضرور اور پیشاب کی حاجت
ہو نہ پڑھے اور قرآن مجید کا بڑا ادب کرے چوسنا آنکھون سے لگانا مصحف شریف

کا مستحب ہے اور پڑھتے وقت رحل پر رکھے یا تکیے پر اگر یہ چیزیں نہوں تو جزدان کو بند کرکے اسکے تلے رکھے یا جس فرش پر بیٹھا ہو نہ رکھے اور بہتر یہ ہے کہ باوضو پڑھے اور بے وضو بھی پڑھنا جائز ہے مگر کلام اللہ کا چھونا بے جزدان یا غلاف علیحدہ کے بے وضو جائز نہیں اور جسکو نہانے کی حاجت ہو اسکو نہ چھونا جائز ہے نہ پڑھنا بلکہ اشباہ والنظائر میں ہے کہ نہانے کی حاجت والے کو اٹھانا کلام اللہ کا اگرچہ غلاف میں ہو جائز نہیں **فائدہ ثالثہ** مسلمان کو چاہیے کہ عادت مقرر کرلے کہ کسیقدر کلام اللہ روز پڑھ لیا کرے امام نووی نے رسالۃ البیان فی آداب حملۃ القرآن میں بزرگان سلف کی عادتیں مقدار تلاوت میں نقل کی ہیں جانب کثرت میں ایک بزرگ کی عادت نقل کی ہے کہ ہر روز آٹھ ختم کرتے چار دن میں اور چار رات میں اور ایک ختم روز کی زمانہ صحابہؓ و تابعین میں بہت بزرگوں کی عادت تھی کہ رات کو تہجد میں قرآن مجید ختم کیا کرتے تھے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حال میں لکھا ہے کہ ہر رات میں ایک کلام اللہ ختم کیا کرتے تھے اور ہر رمضان میں ۶۱ کلام اللہ ختم کرتے تھے تیس رات میں اور تیس دن میں اور ایک امام مسجد کے ساتھ تراویح میں اور سات دن میں بے شمار بزرگوں کی عادت تھی اور ایک سیپارہ روز بھی بہت لوگوں کی اور آدھے سیپارہ سے کم کسی کی عادت امام نووی نے نقل نہیں کی سات دن میں ختم کرنے کا ایک طریقہ منزل فمی بشوق کا ہے یعنی پہلی منزل سورۂ فاتحہ سے شروع ہوتی ہے اور دوسری سورۂ مائدہ سے اور تیسری سورۂ یونس سے اور چوتھی سورۂ بنی اسرائیل سے اور پانچویں سورۂ شعرا

سی ہو جیسی سورۂ والصافات سے اور ساتوین سورۂ ق سی حرف سر نام ہر سورت سی لفظ فمی بشوق حاصل ہوا ہی مسلمان آدمی کو چاہیے کہ جسقدر پڑہا باطمینان مداومت کر سکے اختیار کرے جس عمل پر مداومت ہو اگرچہ تھوڑا ہو خدا تعالی کو بہت پسند ہوتا ہی چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہے اور حافظ کو چاہیے کہ جسقدر قرآن مجید تلاوت کرتا ہو تہجد مین پڑہے صحابہؓ اور تابعین اور بزرگان سلف کی علی العموم یہی عادت تھی کہ تہجد مین ہی قرآن مجید پڑہا کرتے تھے **فائدہ رابعہ** قرآن مجید پڑہنے والی کو بالخصوص حافظ کو چاہیے کہ قرآن مجید کی تلاوت اور حفظ مین نیت خالص رضاے خدا کی رکھے نمائش اور اپنا حافظ اور قاری کہلانا منظور نہو حدیث صحیح مین آیا ہے کہ بروز قیامت خدا تعالی ایک قاری سے کہیگا کہ مین نے تجھے جو نعمتین دی تھین اُنکے شکر مین تونے میرا کیا کام کیا وہ کہیگا مین نے قرآن مجید پڑہا اور پڑہایا اللہ تعالے فرمائیگا کہ میرے لیے نہین پڑہا پڑہایا بلکہ اسلیے کہ لوگ قاری کہین سو لوگون نے کہا پھر حکم فرمائیگا کہ مُنہ کے بل اُسے گھسیٹ کے جہنم مین ڈالدو افسوس زمانہ کے اکثر حافظ اس بلا مین مبتلا ہین اکثر فخریہ کہتے ہین کہ ہمین سال بھر پڑہنے کا اتفاق نہین ہوتا مگر رمضان مین سنا دیتے ہین مقصود یہ کہ لوگ کہین آپکا حافظہ بہت اچھا ہی یہ نہین سمجھتے کہ حفظ کلام اللہ کا فائدہ تو یہی ہی کہ بکثرت تلاوت قرآن مجید کی کرے نہ یہ کہ نمایش کرکے اپنی تعریف کرا کے مستحق جہنم ہو جاوے حق تعالی ہمین اور سب مخلصین کو اخلاق ذمیمہ سے بچاوے اور اس رسالہ کو قبول فرماوے اور مولف کو عافیت

نامہ اور نجات عذاب دارین سے عنایت کرے اور احباب اور محبان مؤلف کو اپنی
مرضیات کی توفیق دے اور مرادات انکی حاصل کرے وآخر دعوانا ان الحمد
للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ وآلہٖ اجمعین

تمام شد رسالۃ البیان الجزیل للترتیل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد الحمد والصلوٰۃ این چند اوراق در بیان مخارج حروف تہجی و بعضے از فوائد
قراءتی کہ ناچار است مر قاری قرآن را از ان بعضیکہ مختار حضرت شیخ شاطبی و شیخ
جزری است مع مشتمل بر مقدمہ و شش فصل و خاتمہ کہ در موضع پیروان نوشتہ
شدہ و منشاء این نواب مستطاب معز الدین خان قاضی عزہ اللہ اعزہ اللہ فی
الدارین واعلیٰ درجتہ فی الکونین وجعل التوفیق رفیقہ لغرتہ مع ازدیاد عمرہ وعمر اولادہ
بسعیہ بوده و نیز ملقب بالاخیر بالخطاب سلطان الاعظم والخاقان الاکرم
نور الدین محمد جہانگیر بادشاہ خلد اللہ ملکہ بخطاب قاضی خان از انکہ ہمگی ہمت بالای
ہمت ایشان بموجب حدیث قدسی یقال الرب سبحانہ تعالیٰ من شغل القرآن
عن ذکری ومسألتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین او بحدیث نبوی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ بتلاوت قرآن مصروف گشتہ چنانکہ
فقیر حقیر نور الدین محمد ابن القاری را محض از برائے ہمین معنی از بہر بیجا اور دقبل اللہ
سعیہ وافادہ وجعل عاقبتہ بالخیر والسعادت ونام این رسالہ مقصود القاری
نہادہ شدہ امید کہ ہر کہ این رسالہ را فہمیدہ خواند و در عمل در آرد بتواند کہ
قرآن را صحیح بخواند ان شاء اللہ تعالیٰ ان اللہ الموفق لمن یشاء

بِحِکْمَتِہٖ وَالْمَیْسِرُ لِکُلِّ عَسِیْرٍ بِکَمَالِ قُدْرَتِہٖ تم مقدمہ در بیان مخارج حروف
بست ونہ گانہ وبعضے از صفات ضروریہ آن چنانچہ ہمزہ از پایان حلق کہ جانب
سینہ است الف از کواکی حلق ودہن با از بہر دو لب تا از سر زبان
وبیخ ثنایاے علیا کہ دو دندان پیش از جانب بالا است ثا از سر زبان وسر
از ثنایاے علیا جیم از میانۂ زبان حا از میانۂ حلق خا از نای حلق کہ
جانب زبان ست دال با ذال با ثاے مثلثہ را از کنارۂ سر زبان
وبیخ رباعیہ وناب وضاحک کہ سہ میان ثنایاے علیا و دندان کرسی است
ہما از سر زبان وسر ثنایاے سفلے سین با زا از شین با جیم صاد با سین ضاد
از تمام کنارۂ زبان تا آنکہ متصل شود با دندان کرسی بالا از جانب چپ
یا راست طا نیز با ظا اضغا با تاے مثلثہ عین با حا غین با خا فا از
سر ثنایاے علیا وشکم لب پائین قاف از اقصاے زبان از جانب خلق
اعلیٰ کاف در تر از ان لام با را میم با یاے موحدہ تحتانی نون
با را واو غیر مد از ہواے لب مدہ از جوف ہمچون الف ہا با ہمزہ یا غیر
مدہ الفبا با جیم مدہ از جوف بیان صفات ضروریہ وازین جملہ چہار
حروف مطبقہ اند صاد ضاد طا ظا باقی ہمہ منفتحہ باز از ہمہ این حروف بست
ونہ گانہ ہفت حروف مستعلیہ کہ مفخم اند یعنی پُر ہر کیفے کہ باشند والفے کہ متصل
انہا باشد نیز مفخم است ومجموع این درین کلیات است خُصَّ ضَغْطٍ
قِظْ باشد باقی ہمہ مستعلیہ کہ مرقق اند یعنی باریک مگر را ولام اسم اللہ کہ تفصیلے
دارد چنانچہ بیاید انشاء اللہ تعالیٰ والفے کہ متصل بحروف مستعلیہ باشد باریک

باید خواند و باز از مجموع حروف تہجی ہشت حروف شدیده اند یعنی سخت و آن درین
کلمات است اجد قط بکت باشد و باقی ہمہ رخوه اند یعنی نرم مگر پنج حروف
کہ بین بین اند یعنی میان سخت و نرم و مجموعہ این کلمه لن عمر است فصل اول لام
اسم الله که لفظ الله و اللهم را بتشدید باشد اگر پیش از فتحه و ضمه واقع شود تفخیم است
مثل قال الله و محمد رسول الله و سبحانك اللهم و اذ قالوا اللهم
و بعد کسره مرقق مثل بسم الله و قل اللهم فصل دوم در لام ساکن دو
حالت دارد ادغام و اظهار اگر بعد از وے لام یا را آید ادغام است مثل هل لکم
و بل رانکم و اگر نه اظهار مثل الحمد لله رب العالمین و رب الملائکة
فصل سوم میم ساکن سه حالت دارد ادغام و اخفا و اظهار اگر بعد از وے
میم آید ادغام مثل منهم کلمة الله و اگر با آید اخفا مثل وما هم بمؤمنین
و اگر نه اظهار مثل الحمد لله و انعمت علیهم فصل چهارم در نون ساکن و
تنوین چهار حالت دارد اظهار و ادغام و قلب و اخفا اگر بعد ایشان یکی از
حروف حلقی آید اظهار مثل من امن و منهم و من حفیظ و من علیهم
و من خاف و من غل و عن اب الیهم و نحو ذلک و حروف حلقی شش
است و این بیت سه حرف حلقی شش بود ای نور عین * همزه ها و حا و
خا و عین و غین بود و اگر بعد ایشان یکی از حروف یرملون آید ادغام شود و آن
دو نوع است ادغام بے غنه و با غنه و اگر بعد ایشان از حروف یرملون را
یا لام آید ادغام بے غنه و با غنه مثل من ربهم و من لدنه و ثواب
الرحیم و اشباه ذلک و در باقی حروف که جامع آن کلمه یومن است

ادغام با غنه واگر در دو کلمه باشد مثل من یقول ومن وال وعن ماء ومن
ربها ولیوم مثل صنوان وقنوان ابا وعظاما وشرابا من حمه وخبیر
نکالا واگر در یک کلمه باشد اظهار باید کرد مثل دنیا و بنیا وصنوان
وقنوان واگر بعد از وے با آید قلب با میم باید کرد مثل من بعد هم
وانبیا بینهم ودر حروف باقیه اخفا چنانکه با غنه ادا باید کرد وتحقیق
غنه خیشوم ست که دماغ باشد مثل ومن تاب وجنات تجری ومن
ثمره وصبا ضر الی غیر ذلک وحروف اخفا پانزده اند ت ث ج د ذ
ز س ش ص ض ط ظ ف ق ک فصل پنجم راے متحرک بفتحه وضمه
مفخم ست وبکسره مرقق وراے ساکن غیر وقف اگر بعد از فتحه یا ضمه باشد مفخم ادا
کرده شود مثل برقا وانظر الی العظام وبعد از کسره تفصیلے دارد یعنی
اگر بعد از کسره اصلیه متصل واقع شود وبعد از کسره عارضی باشد مانند ارجعو
وبعد کسره منفصل مثل ربّ ارجعو یا بعد از وی حرفے از حروف مستعلیه
باشد مثل مرصادا وقرطاس وفرقه مفخم ادا کرده شود ودر کلمه فرق
کالطود العظیم در سوره شعرے دو وجه است ترقیق وتفخیم وراے
وقفی چون بعد از فتحه یا ضمه واقع شود سقر ودسر تفخیم باید کرد وبعد از کسره
ترقیق مثل قدر سا واگر بعد از سکون باشد پس اگر آن ساکن مثل خیر وخبیر
مرقق است والا نظر بما قبل او باید کرد اگر ما قبل او مفتوح ست یا مضموم
مثل قمر وکفر تفخیم باید خواند مگر در کلمه واللیل اذا یسر
در سوره والفجر که در ان دو وجه ست اما ترقیق اولی است کما فی الوبری

الطیبة للشیخ محمد الجزری رحمة الله و اگر مکسور است باریک مانند سطحت مگر در دو کلمه
که آن عصاد و قطبهاست که درین جا دو وجه است لکن اولی در عصا تفخیم ست
و در قطط ترقیق فصل ششم اگر بعد از حروف مده که الف ساکن ماقبل
مفتوح و واو ماقبل مضموم و یای ساکن ماقبل مکسورست همزه واقع
شود خواه در یک کلمه که آنرا مد متصل نامند چون اولٓئك و سوٓء و جیٓء
و خواه در دو کلمه که آنرا مد منفصل خوانند چون بمآ انزل و قالوآ امنا
و فیٓ انفسکم او لا تبصرون امام عاصم دران هر دو نوع مقدار چهار
الف مد می کشند چون بعد از حروف مد سکون لازمی واقع شود خواه مشدد
مثل ولا الضآلین و اتحآجونی و خواه مخفف مانند مدات فواتح سور که
الٓمٓ و المٓصٓ و الٓر و الٓمٓر و کٓهٰیٰعٓصٓ و حٰمٓ عٓسٓقٓ و یٰسٓ و صٓ و حٰمٓ عٓسٓقٓ
و نٓ و قٓ است نزد جمیع قراء مقدار سه الف مد باید کرد و اگر بعد از حروف
مد سکون عارضی که بسبب وقف عارض میشود و مانند هم یوم الدین و
سریع الحساب و یوقنون و دران جمیع قراء را سه وجه است سه الفی و دو
الفی و یک الفی که عبارت از طول و توسط و قصر است چون موقوف علیه همزه
نباشد مانند کما امن السفهآء و دران سه الفی و دو الفی و یک الفی روا نیست
از برای آنکه همزه نیز حسبیت بدست و آن موجود است خاتمه بدانکه دانستن و
خواندن قرآن بتجوید که آن عبارت از دادن حروف است حق آن حروف
فرض عین و لازمست بر هر کس که قرآن خواند از برای آنکه بتجوید نازل شده
و همچنین از آن حضرت صلی الله علیه و آله و سلم بوسائط اساتذه رسیده

بمارسیده پس تارک آن آثم باشد وناخواندن اولیٰ ست از خواندن او چنانکه در
شرح مقدمه محمد جزری آورده اکثر فقهاے عظام بسبب آنکه نماز فرض عین ست
در زلت ولحن کردن بعضے جا از تجوید وسعت کرده نماز جائز داشته اند اما ترک
امانت اینچنین کس فرموده اند معلوم است که معنی خطا وزلت فعلے ناشائستہ
بے اختیار از کسے که ادائے آن باشد صادر شدن است نه آنکه چیزی را که نداند
ادا و زلت گویم چنانچه در وسیلة السعادة که یکے از کتب فقه معتبر است آورده که سعیه
از اداے حروف در عایت قواعد قرآنی عاجز باشد بر و لازم است که باقی عمر در شب وروز
در تعلیم آن بکوشد والا نماز ش جائز نیست کما فی الفتح القدیر المعروف با بن الهمام
شرح الهدایه و در ورد غیر نماز چون تلاوت قرآن نفل است واداے آن غرض
پس روا نیست که فرض را از براے نفل ترک کند چنانچه در عنایه واسطے کبیر
آورده است واو عبارت اینکه غرض قواعد قرآن است از آشنا وآن ماهر کما
فی الدقائق المحکمه شرح المقدمة للشیخ الامام محمد بن الجزری والا قاری قرآن آثم
وداخل حدیث نبوی صلی الله علیه وآله وسلم رُبَّ قارِیِ القرآن
والقرآن یلعنه میشود چنانکه در شرح مقدمه ابن المصنف آورده که چرا کسی
خود را ازین نفل محروم سازد که بسبب قرب الله تعالےٰ باشد چنانکه امام احمد
حنبل مرا تب الله تعالےٰ را در خواب دید و پرسید که یا خدایا چه باشد که بسبب
آن تقرب بحضرت تو توان کرد حکم شد که بکلام ما آی احمد عرض کرد یا رب با فهم یا بے
فهم حکم شد با فهم یا بے فهم چنانکه در احیاء العلوم آورده که اگر قرآن ایستاده در
نماز بخواند بمقابله هر حرفی صد حسنه عطا میشود و اگر نشسته بخواند پنجاه حسنه و در

نیز نماند اگر با وضو باشد بهتر است و پنج حسنه و بی وضو حسنه کما فی کنز الضیا یا فوائد
دیگر که بعضے ازان در دیباچۂ این رساله نوشته شده است و نیز بدانکه قرآن عبارت
از قرائت سبعه است بلکه عشره که از درگاه باریتعالی نازل شد پس اگر حرفی یا حرکتے
از خود زیاده کنند کافر گردد و شهرۂ قرائت سبعه ازین است که از خلفاے راشدین
از بعض مردم در خواندن قرآن غلط واقع میشد پس اتفاق اکابر ان زمان چنین
افتاد که هزاران ماهران قرآن در شهرے که مصحف امیر المومنین عثمان رضی الله عنه
باشد از روی آن مصحف تعلیم کنند مسلم والا معتبر نباشد پس امام نافع را در مدینه
منورۂ مطهره و امام کثیر را در مکه معظمه و امام ابو عمرو را در بصره و امام ابن عامر را در
شام و امام عاصم و امام حمزه و امام کسائی را در کوفه قرار دادند و هر یکے منجمله
از حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و آله وسلم با ایشان بواسطه استادان رسیده بود
تعلیم کردند و این سبب شهرۂ ایشان گشت و این رباعی جامع شهرها مذکور است

رباعی در مکه نشست ابن کثیر است امام — در بصره ابو عمرو دارد نام
نافع ز مدینه ابن عامر از شام — عاصم و حمزه کسائی از کوفه تمام

چنانکه قرائت امام عاصم بروایت بکر و حفص درین دیار مشهور گشته و در مدینه قرائت
امام نافع بروایت قالون و ورش و در مکه قرائت امام ابن کثیر بروایت بزی و قنبل و
در بصره قرائت امام ابو عمرو بروایت دوری و سوسی و در شام قرائت امام عامر
بروایت هشام و ابن ذکوان و در کوفه قرائت امام عاصم بروایت بکر و حفص و قرائت
امام حمزه بروایت خلف و خلاد و قرائت امام کسائی بروایت ابو الحارث و دوری رواج
یافته و سبب رواج قرائت امام عاصم درین دیار آنست که حضرت امام اعظم شاگرد

امام عاصم بوده‌اند مردم این دیار بمذهب ایشان اند و این قرارت بمردم از ایشان
رسیده و حضرت امام همین قرارت اکتفا کرده اند از برای آنکه حضرت ایشان غیر از
علم فقه در علم دیگر کم کوشیده اند چنانکه در صلوٰة مسعودی آورده و رموز قرارت سبعه
بطریق امام شاطبی ازین بیت بدری آید ه أَبِجْ دَهَزْ حُطِّي كَلِمْ نَصْعْ فَضَقْ
رُسْتُ ثَخِّذْ اَضْغِ حَرْفُ رَامِزٍ مُحَصَّلًا ۱ یعنی لف امام نافع ب
قالون ج ورش د ابن کثیر ه بزی ز قنبل ح از امام ابو عمرو ط دوری
ی سوسی ک امام ابن عامر ل هشام م ابن ذکوان ن امام عاصم ص
ابوبکر ع حفص ف امام حمزه ض خلف ق خلاد ر
امام کسائی س ابو الحارث ت دوری فقط والله تعالیٰ اعلم قد تم بفضله الاعظم

نظم وقف قرآن

بسم الله الرحمن الرحیم

بدانکه وقوف منازل قرآن است از برای استراحت نفس و چون قاری را لابد بود
از وقف کردن باید که بر موضعی وقف کند که سخن تمام گردد از برای آنکه وقف قطع سخن است
ما بعد آن پس اگر قطع جائی کند که کلام متصل باشد یا وصل جائی کند که کلام منفصل
باشد تغیر و منعکس شود و تمام مفهوم نگردد بلکه بعضی جا کفر لازم آید پس لازم گردید خوب
فهمیده قرآن بخوانند که در غلطی نیفتد و این نظم را رعایت کنند که از خطا باز مانند نظم

حافظا این نظم را بشنو کنون	تا ترا در وقف باشد رهنمون
میم وقف لازم ست مگذر ازو	گر گذشتی بیم کفرست اندرو
ط چو وقف مطلق آمد مرا	مگذری زو هر کجا یابی ورا

جیم جا بگذری ز هم روا است — لیک استادن درو بهتر است
ذا بجوز البستی هم درخور است — لیک بگذشتن ازان اولی تر است
صاد را وقف هر نفس خوانده اند — جمله قرا و تنفس مانده اند
قاف لیکن هر کجا باشد دران — قبل پنداری میان واقفان
گر بیابی تو صله در روی نشان — وصل کن آنجا و هم پیوسته خوان
وقف کن هر جا که آیت بنگری — ور گرش یابی مرکب بگذری
خا با خفا داده اند اینجا ازان — گر علامت ظا بود اظهار دان
گفت عالم چند جایی در وقوف — عفو کن زوا نیقدر بوده وقوف
جیم و هر بعت گرش با دش کنی — ور بجوا لی فاستمه شادش کنی

و علامت پنج آیت ه و علامت عشر آیت ی نزد کوفیان و هر که بصریان آیت نوشته اند بخلاف آنجا این علامت نوشته اند لب و علامت پنج آیت خب هر جا که نزد بصریان عشره است این شکل نوشته اند ع عشر عند البصریین و هر جا که آخر قصه است یا سخن تمام است یا امیر المومنین عثمان رضی الله عنه در نماز جمعه آنجا رسیده است و برکوع رفته است این شکل نوشته است یعنی رکع عثمان رضی الله عنه و عدد آیات رکوع بحساب هندسه با حرف عین نوشته اند

تمام شد رساله مقصود القاری

نظم خوش بیان

آیت قرآن که خوب و دلکش اند — شش هزار و شش صد و شصت و شش اند
یک هزار شش و عده و یک و دو ... — یک هزار شش امر و یک نهی شده ...

یک هزار از مثال اعتبار — یک هزار از قصص هست بشمار

پانصد بحث حلال است و حرام — صد از آن تسبیح صبح و دو و شام

شصت و شش ز آنست منسوخ از حساب — در عمل شد در قراءت زین کتاب

یکصد است و چارده سوره در آن — چارده سجده دگر ده وقف دان

ایضاً

گفت یک مردی فقیهی هوشمند — لفظ الله در کلام الله چند

گفتمش بشنو ز من ای نامدار — دو هزار و پانصد و هشتاد و چار

رقم شش چهار باز نویس — بهر تحصیل آیت قرآن

نصف اول ز چار منسوخ است — اولین نصف دوم شش گردان

سدس تسبیح پنج سدس دگر — حل حرمت نموده اند بیان

باقی وعده و وعید و مثل — قصص و امر و نهی در یکسان

۶۶۶۶

۶۶ منسوخ

۶۶۰۰ تفصیل

۶۰۰۰ بدین تفصیل

آیت وعده ۱۰۰۰ — آیت وعید ۱۰۰۰

آیت مثل ۱۰۰۰ — آیت قصص ۱۰۰۰

آیت امر ۱۰۰۰ — آیت نهی ۱۰۰۰

۶۰۰ بدین تفصیل

آیت تسبیح ۱۰۰ — آیت حل ۲۵۰

آیت حرم ۲۵۰

فائده منقول است از امام ناطق جعفر صادق علیه السلام که از جمله آیات قرآن مجید که شش هزار و شش صد و شصت اند چهار صد آیت در تعویذات

است و یک هزار و دو صد در شرایع اسلام و یک هزار در ترتیب سلطنت و شش صد در قصص و چهار صد در معاملات است و یک هزار و دو صد در احکام و یکهزار در فنون رزق و هشتصد در جهاد و پانصد در سیر و باقی در حکم طلاق

وَلَا رَطْبٍ وَلَا يَابِسٍ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ

منتخب قصیدة القراء

بسم الله الرحمن الرحیم

بعد حمد و ثنا و مدح خدا — نعت پیغمبر و آل هدای

بشنو این چند بیت تا گردی — مطلع بر قواعد قرا

نون تنوین و نون ساکن را — چار حال است با حروف هجا

اول ادغام و دیگری اظهار — سومی قلب چارمی اخفا

هست در حرف یرملون ادغام — غنه در واو و میم و نون و یا

هست در شش حروف حلق اظهار — حرف قلب است با چو انبیا

در حروف بقیه اخفا ساز — گر شود غنه هم در و پیدا

لام الله را بکن تفخیم — فتح و ضم قبل او بگیر و نما

در بود کسره پیشتر زان لام — چون قل الله کن رقیق ادا

را چو مفتوح گشت یا مضموم — ساز تفخیم تا رسی ز خطا

راء مکسوره را بکن ترقیق — چونکه ساکن بود نظر بکشا

بین که ما قبل گر بود مفتوح — یا که مضموم همچو مرسیها

ساز تفخیم در بود مکسور — غیر ترقیق نیست هیچ روا

گر قدم کر بعد او آید — یکی از حرفهای استعلا

همچو قرطاس و فرقه مرصاد — شد بفرق و قول از علما

یا که آن کسره عارضی باشد — مثل ارجع ربا بضا بهما

یا بود کسره در دگر کلمه — مثل ربّ ارجعون هند بذا ا

کر به تفخیم اندرین سه حال — کرد اجماع جمله فضلا

حرف مد است واو و یا و الف — همچو یوسف بها و او دنیا

همزه چون بعد حرف مد آید — مد بکش صاف فی البحر خطا

چون شود حرف قبلش ساکن — جنبشش ده وسطی بحسن ادا

قطب جد حرف قلقله میدان — هست قط حض ضغط استعلا

در یکی از حروف بوف (او متحرک ۱۲) آید — از لبین هم ساکن اسی دانا

میل ده میم را بجانب ضم — مثل کنتم بها و هم فیها

یازده سورت است در قرآن — که درو وصل بسمل است اولا

فاتحه قارعه قمر رحمان — کهف و انعام و انبیا و سبا

سورة الحاقة علق فاطر — دهر و دیگرست قطع سزا

بینه یا قتال و الهیکم — عبس و تبت و دو ویل و دیلا

سجده در رعد و نحل سبحا لست — علق و مرج لیک در اولا

باز در نجم شد و انشقت — ص و اعراف و سابق طٰه

باز در سجده تین لیک شمار — جمله واجب بگفتن فقها

بهر عبد الرؤف کردم نظم — بعنایات حضرت مولا

تاشود مستفید از ین ابیات — حق رسا لہ بمقصد اقصا

تمام شد قصیدة القراءة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو جو صاحب ساری جہان کا اور آخر بھلا ہے پرہیزگاروں کا
اور درود وسلام اللہ اوتارے اپنے رسول پر جنکا نام مبارک محمد صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہے اور انکے ساری آل واصحاب پر اور بعد اسکے یہ ایک
رسالہ ہو کہ علاقہ رکھتا ہے تجوید کے قاعدوں سے **پہلی فصل** اظہار
کے بیان میں جان تو کہ نون ساکن یا تنوین جب حرف حلقی کے پاس
آوے تب اس نون اور تنوین کو اظہار کرکے پڑھیں یعنے زبان سے
ادا کریں اور حروف حلق کے یہ ہیں ا ہ ع ح غ خ جسطرح مِنْ اٰمَنَ رَسُوْلٌ
اَمِیْنٌ مِنْہَا سَلَامٌ ہِیَ مِنْ عِلْمٍ عَلَیْہِمْ فَاِنْ حِکْمَتٌ
عَفُوًّا حَلِیْمًا مِنْ غِلٍّ عَزِیْزٌ غَفُوْرٌ مِنْ خَیْرٍ قَوْمًا خَاسِئِیْنَ
دوسری فصل اخفا کے بیان میں اور اخفا کرکے پڑھیں یعنے
زبان پر نہ ظاہر کریں پوشیدہ کرکے ادا کریں نون ساکن اور تنوین کو
غنہ کے ساتھ یعنے ناک میں آواز لیجاکے ادا کریں جب وہ پاس آوے
ان پندرہ حرفوں کے ت ث ج د ذ س ش ص ض ط ظ ف
ق ک جسطرح کُنْتُمْ وَجَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ نَاشِئَۃَ اللَّیْلِ
مَا نَنْسَخْ مَنْ جَاءَ وَعِنْدَنَا اَنْدَادًا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ دَکًّا دَکًّا
مُنْذِرِیْنَ یَنْزِلُ نَسْتَعِیْنُ قَوْمًا صَعِیْدًا

گر تقدم کرد بعد او آید ... یکی از حرفهای استعلا
همچو قرطاس و قرقده رضاد ... شد بتفریق دو قول از علما
یا که آن کسره عارضی باشد ... مثل ارجع رضا بیضا بیها
یا بود کسره در دگر کلمه ... مثل رب ارجعون عند هذا
کرده تفخیم اندرین سه حال ... کرد اجماع جملهٔ فضلا
حرف مد است واو یا و الف ... همچو یوصطی بها و اودینا
همزه چون بعد حرف مد آید ... مد بکش صاف فی لحن و خطا
چون شود حرف قبل ساکن ... جنبشش ده ولی بحسن ادا
قطب جد حرف قلقله میدان ... هست قظ خص ضغط استعلا
در یکی از حروف بوف آید ... از لبی هم ساکن است دانا
میل ده میم را بجانب ضم (از تحرک ۱۲) ... مثل کنتم بها و هم فیها
یازده سورت است در قرآن ... که در وصل بسمل است اولا
فاتحه قارعه قمر رحمان ... کهف و انعام و انبیا و سبا
سورة الحاقه علق فاطر ... درنه و دیگر است قطع سزا
بینه با قتال و الهیکم ... عبس و تبت و ویل و ویلا
سجده در رعد و نحل و سبحان است ... علق مرج لیک دو اولا
باز در نجم شد و انشقت ... ص و اعراف و سابق طه
باز در سجده لیک شمار ... جمله واجب بگفتن فقها
بهر عبد الرؤف کردم نظم ... بعنایات حضرت مولا

تا شود مستفید ازین ابیات — حق رساند بمقصد اقصا

تمام شد قصیدۃ القراۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو جو صاحب ساری جہان کا اور آخر بھلا ہے پرہیزگاروں کا
اور درود و سلام اللہ والا ہے اپنے رسول پر جسکا نام مبارک محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہے اور اونکے ساری آل واصحاب پر اور بعد اسکے یہ ایک
رسالہ ہے کہ علاقہ رکھتا ہے تجوید کے قاعدون سے **پہلی فصل** اظہار
کے بیان مین جان تو کہ نون ساکن یا تنوین جب حرف حلقی کے پاس
آوے تب اس نون اور تنوین کو اظہار کرکے پڑھین یعنے زبان سے
ادا کرین اور حروف حلق کے یہ ہین ا ہ ع غ ح خ جسطرح مِنْ اَمْرٍ رَسُوْلٌ
اَجَلٍ مُّسَمًّى عَطَاءٍ سَلٰمٌ هِيَ مِنْ عِلْمٍ سَبِّحْ عَلَيْهِمْ فَاِنْ حِكْمَتَ
غَفُوْرًا حَلِيْمًا مِنْ غِلٍّ تَجْرِيْ عَفُوًّا سَارِعُوْا خَيْرٍ دَكًّا خَاشِعِيْنَ
دوسری فصل اخفا کے بیان مین اور اخفا کرکے پڑھین ــــ لیے
زبان پر نہ ظاہر کرین یا نہ تشدید کرکے ادا کرین نون ساکن اور تنوین کو
غنہ کے ساتھ یعنی ناک مین آواز لیجاکے ادا کرین جب وہ پاس آوے
ان پندرہ حروفون کے ت ث ج د ذ س ش ص ض ط ظ ف
ق ک جسطرح کُنْتُمْ اَنْتُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ
مَاءً ثَجَّاجًا مَنْ جَاءَ وَمَا اَنْدَادًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ دَكًّا دَكًّا
مُنْذِرِيْنَ بِاَنْ يُنَزِّلَ يُوْسُفَ نَارًا مِنْ سُوْءٍ صَبْرًا

سَوَآءٌ مِّنْ شَیْءٍ عَذَابٌ شَدِیْدٌ شَیْئًا مِّنْ ... مِنْهُمْ سَابِقٌ

مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ قَوْمًا تَآئِبِیْنَ مِنْ قِطْمِیْرٍ فَوْقَ

ظَالِمِیْنَ قَوْمًا طَاغِیْنَ مِنْ طِیْنٍ مِنْ نُّطْفَةٍ ... وَاِنْ

مِنْ ثَمَرَةٍ شَاعِرًا قَلِیْلًا ... کَانَ ... یَوْمَئِذٍ کَانَ

تیسری فصل اقلاب یعنے ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدلا کرنے کے بیان میں اور جب نون ساکن یا تنوین با کے پاس آوے تو نون ساکن اور تنوین میم ہو جاوے مگر وہ میم پوشیدہ پڑھی جاوے غنہ کے ساتھ جسطرح مِنْۢ بَعْدِ اَلِیْمٌۢ بِمَا کَانُوْا **چوتھی فصل** میم ساکن کے بیان میں جب میم ساکن با کے پاس آوے تب جائز ہے اخفا یعنے پوشیدہ پڑھنا اسکا جائز ہے اظہار یعنے ظاہر پڑھنا اسکا اور اخفا کر کے پڑھنا بہتر ہے جسطرح وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ اور جب میم ساکن میم کے پاس آوے تو ضرور ہوا ادغام یعنی ایک کو دوسرے میں ملانا غنہ کے ساتھ جسطرح فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اور جب میم ساکن با اور میم کے سوا دوسرے حرف کے پاس آوے تب اظہار کر کے پڑھی جاوے خصوصًا جب واو اور فا کے پاس آوے جسطرح عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ هُمْ فِیْهَا **پانچویں فصل** غنہ کے ساتھ ادغام کے بیان میں جب نون ساکن اور تنوین یا اور نون اور میم اور واو کے پاس آوے تب وہ نون ساکن اور تنوین یا اور نون اور میم اور واو میں ملا کے غنہ کے ساتھ پڑھے جاویں جسطرح اَنْ یَّضْرِبَ یُّؤْمِنُ

نَفْسٍ مِّنْ ... مَنْ یَّشَآءُ وَحِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَکُمْ مِّنْ مَّالٍ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا

مِنْ وَّالٍ جَنّٰتٌ وَّعُيُوْنٍ اور جو اسکے مانند ہے مگر صِنْوَانٌ بُنْيَانٌ اور دُنْيَا
اور قِنْوَانٌ میں ادغام نکریں اور واجب ہے غنہ میم اور نون میں جب
دونوں مشدد ہوں جسطرح عَمَّ مِمَّ اِنَّ الْجَنَّةَ اور جو اسکے مانند ہیں

چھٹی فصل ادغام بلاغنہ کے بیان میں جب نون ساکن اور تنوین

را اور لام کے پاس آویں تب نون ساکن اور تنوین را اور لام میں بے
غنہ ادغام کیے جاویں جسطرح مِنْ رَّبِّهِمْ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ مِنْ لَّدُنْ مَّا هُنَّ
لِّلْمُتَّقِيْنَ

ساتویں فصل بیان میں ادغام مثلین کے مثلین کے معنے

یہ کہ ایک ہی حرف دوبار پاس پاس آوے ادغام کیا جاتا ہے جب حرف
ساکن اپنے مثل میں یعنی ایک ہی حرف دوبار آوے پہلا ساکن ہو اور
دوسرا متحرک تب ساکن حرف متحرک میں ملجاوے جسطرح فَمَا رَبِحَتْ
تِّجَارَتُهُمْ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ مَا كِدْتَّ هَلَكَ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ
اور جو اسکے مانند ہیں مثل اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ يَوْمٍ کے نہیں
ادغام ہوتا اسواسطے کہ ایسے مقام میں ادغام ہونے سے اوس حرف کے
مد ہونے کی صفت جاتی رہتی ہے اسواسطے ایسے مقام میں ادغام درست
نہیں ہے فائدہ مدہ حرف علت کو کہتے ہیں یعنے واو الف یا ساکن اور
اسکے پہلے حرف کی حرکت اسکے موافق یعنے واو ساکن کے پہلے ضمہ اور الف
کے پہلے فتحہ اور یا ساکن کے پہلے کسرہ ہو جسطرح قَالُوْا اَلنَّا فِيْ تو ایسے مقام
میں ہم ادغام کریں تو مدہ باقی نرہے اسکی صورت کچھ اور ہو جاوے مثلاً
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا میں ادغام کریں تو اٰمَنُوَّ ہو جاوے اور فِيْ يَوْمٍ میں ادغام

کرین تو نفی ہو جاوے آٹھوین فصل بیان مین ادغام متقاربین اور متجانسین کے یعنے وہ حرف جنکا مخرج پاس پاس ہے انکے ادغام کی بیان مین ادغام کیا جاتا ہے تا طا مین جسطرح وَقَالَتْ طَّائِفَةٌ اور ادغام کیا جاتا ہے طا تا مین جسطرح لَئِنْ بَسَطْتَّ اور ادغام کیا جاتا ہے تا دال مین دال تا مین جسطرح اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا مَا عَبَدْتُّمْ كِدْتَّ اور ادغام کیا جاتا ہے ذال ظا مین جسطرح اِذْ ظَّلَمْتُمْ اور لام را مین جسطرح قُلْ رَّبِّ بَلْ رَّانَ اور جو اسکے مانند ہین اور بَلْ رَّانَ مین حفص کی روایت مین ادغام نہین ہوتا ہے پہلے حرف کو ظاہر پڑھتے ہین اور بعضون نے کہا کہ مَنْ رَّاقٍ مین بھی ادغام نہین ہوتا حفص سے روایت ہے کہ با میم مین اور ثا ذال مین ادغام کیا جاتا ہے فقط عاصم کے نزدیک جسطرح يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا يَلْهَثْ ذّٰلِكَ نوین فصل را کے تفخیم یعنے پر پڑھنے اور را کے ترقیق یعنے باریک پڑھنے کے بیان مین را پر پڑھی جاتی ہے جب مفتوح یا مضموم ہوتی ہے جسطرح رَبَّنَا رُزِقُوْا اور باریک پڑھی جاتی ہے جب مکسور ہوتی ہے جسطرح رِجَالٌ رِّزْقًا یہ پر پڑھنا اور باریک پڑھنا کب ہے جب را متحرک ہو یعنی اسکو فتحہ ضمہ کسرہ ہو لیکن جب را ساکن ہوگی تب اسکا یہ حال ہے کہ اگر را ساکن ہوگی اگر ما قبل اسکے فتحہ یا ضمہ ہوگا تو پر پڑھی جاویگی جسطرح قَرْيَةٍ قُرْاٰنًا اور اگر را ساکن ہوگی اور ما قبل اسکے کسرہ ہوگا تو باریک پڑھی جاویگی جسطرح فِرْعَوْنَ مِرْيَةٍ مگر جب ما قبل را ساکن کو کسرہ عارضی ہوگا یعنی اصل مین وہ کسرہ نہ ہوگا پیچھے سے آیا ہوگا مثلاً پہلے ساکن رہا ہوگا پیچھے سے اسکو کسرہ ہوا ہوگا تو اسوقت وہ پر

پڑھی جاویگی جسطرح اِنَّ اللّٰہَ اَمْ اَنۡتُمۡ اَصۡبِرَ تَأۡکُلُوا اِلَیۡنَا۔ اسا کن جیسکے ماقبل مکسور ہے
حرف استعلاکے پاس اور حرف استعلاکے ساتھ ان الفاظ مین سب جمع
ہین خُصَّ ضَغۡطٍ قِظۡ تبھی وہ را پُر پڑھی جاویگی جسطرح قِرۡطَاسٍ مِرۡصَادٍ
فِرۡقَۃٍ نُوۡرٍ کی راؤ اور باریک پڑھنے مین اختلاف ہے بعضون نے کہا ہے کہ
پُر پڑھینگے کیونکہ اُسکے بعد حرف استعلا کا ہے اور بعضون نے کہا ہو کر باریک
پڑھینگے کیونکہ باریک پڑھنے کی وجہ غالب ہے اسواسطے کہ راسکے پہلے بھی
کسرہ ہے اور راسکے بعد بھی کسرہ ہو لیکن پُر پڑھنا لوگون کا معمول ہے اور
اگر ماقبل راکے یاے ساکن ہو تو وقف مین وہ ر۔ باریک پڑھی جاوسے
جسطرح خَیۡرٍ سَیۡرٍ اور اگر اُسکے فاصل یا نہو لیکہ دوسرا حرف ساکن ہو اور
اُس ساکن حرف کا ماقبل مفتوح یا مضموم ہو تو پُر پڑھی جاوے جسطرح
اَلۡقَدۡرُ اَلۡیُسۡرُ تُرۡجَعُ الۡاُمُوۡرُ اور اگر اُس ساکن حرف کا ماقبل مکسور
ہو تو را باریک پڑھی جاوے جسطرح ذِکۡرٍ شِعۡرٍ اور سوا اسکے دسوین
فصل لام کے باریک اور پُر پڑھنے کے بیان مین لام سب مقام مین باریک
پڑھا جاتا ہے مگر اللہ کی لفظ مین پُر پڑھا جاتا ہے سو کب کہ جب اُسکا ماقبل
مفتوح یا مضموم ہو جسطرح وَاللّٰہُ یُحِبُّ خَتَمَ اللّٰہُ عَبۡدُ اللّٰہِ قَالَ اللّٰہُ
یَفۡعَلُ اللّٰہُ اور مانند اُسکے اور اگر اللہ کی لفظ کے ماقبل کسرہ ہو تو باریک
پڑھا جاوے خواہ کسرہ اُس حرف کو ہو جو اللہ کی لفظ مین ملا ہے جسطرح
بِاللّٰہِ لِلّٰہِ اور خواہ وہ کسرہ اُس حرف کو ہو جو اللہ کی لفظ مین نہین ملا ہے
اور ماقبل لفظ اللہ کے ہو جسطرح اَجَابَ اللّٰہِ بِسۡمِ اللّٰہِ اور سوا اسکے گیارھوین

فصل ہاے ضمیر کے بیان میں یعنے جو ہا اشارہ کے واسطے آتی ہے اور اُس ہا کے مخصوص ہوتے ہین سو اُسکا بیان یہ ہے کہ قاری قرآن کے وصل کرتی ہین یعنے ملاتے ہین ہا کو جسوقت کہ ہا کے ماقبل اور مابعد کا حرف متحرک ہو یعنے اُسکو فتحہ یا کسرہ یا ضمہ ہو اور ملانے کی حقیقت یہ کہ اُس ہا مین اگر وہ مکسورہ ہو تو یا زیادہ کرین اگر وہ مضموم ہو تو واو زیادہ کرین اور یا واو جو زیادہ کرین سو مدہ ہو اور مدہ معلوم ہو چکا جسطرح لَہٗ بِہٖ اور اگر ہا کے ماقبل کا حرف ساکن ہوگا تو نہ ملاوینگے جسطرح عَلَیْہِ وَفِیْہِ مِنْہُ مگر ابن کثیر اس صورت مین بھی لاتے ہین اور حفص بھی اُسکے موافق ہین فقط فِیْہِ مُہَانًا مین اور یَرْضَہُ لَکُمْ مین نہین لاتے ہین کیونکہ اصل مین یہ یَرْضَاہُ لَکُمْ ہے تو ہا کے پہلے سکون ہو حرکت نہین ہے حرف شرط کے آنے سے الف گرا ہے تو حقیقت مین ہا کے پہلے سکون ہے اسیطرح جو سورۂ ہود مین نَفْقَہُ اور کَمْ ثُلُثَہٗ سورۂ مریم مین اور سَنَہٗ یَنْتَہِ جو سورۂ علق مین ہے اُسمین بھی نہین لاتے کیونکہ یہ ہا ضمیر کی نہین ہے بلکہ اصل لفظ کی ہاے اور لاتے ہین مانند یُوَتِیْہِ نُوَدِّہٖ نُوَلِّہٖ نُصْلِہٖ کے لفظ مین اور جو اُسکے مانند ہے فائدہ اور مصنف رحمہ اللہ نے ایک صورت کو مفصل نہ بیان کیا اور ہر کے اشارہ سے بوجھا گیا اسواسطے اُسکا ذکر چھوڑ دیا وہ یہ ہے کہ اگر اس ہا کے بعد کا حرف ساکن ہوگا تو پڑھ نہ سکینگے بلکہ اُس ساکن حرف مین اجتماع ہو جائیگی جسطرح بِہِ اللّٰہُ لَہُ الرَّسُوْلُ وَخُسُوْہُ اشْمَأَزَّتْ

بارھوین **فصل** قلقلہ کے حرفون کے بیان مین اور حرف قلقلہ کے پانچ ہین اِن دو لفظ مین سب جمع ہین قُطْبُ جَدٍّ اب

بیان قلقلہ کا ان حرفوں میں ضرور موجود یہ ہے کہ اگر یہ حرف ساکن ہوں لفظ کے
درمیان میں تو قلقلہ کیا جاوے جیسے یَقْطَعُوْنَ قُطْبِیْ یَجْعَلُوْنَ فَیَدْخُلُوْنَ
اور اگر حرف قلقلہ کا وقف میں رہا میں ہو تو قلقلہ زیادہ ظاہر کیا جاوے
جیسے خَلَاقٍ صِرَاطٍ عَنْ اَبٍ بَهِیْجٍ مُشَیَّدٍ قَاعِدَہ اور قلقلہ اسواسطے
نام پڑا کہ ان حرفوں کے ادا کرنے کے وقت میں گویا زبان کو جنبش ہوتی ہے
خاص کر وقف کی حالت میں اور قلقلہ کے معنے لغت میں آواز کرنے
جنبش دینے کے ہیں خلاصہ یہ کہ حرف قلقلہ کو سکون اور وقف کی حالت
میں ذرا سی حرکت دیتے ہیں نہ اسقدر کہ تشدید معلوم ہوا اور نہ
اسقدر حرکت دیں کہ سکون جاتا رہے پوری حرکت ہو جاوے
باقی قاری کو سننے سے تعلق رکھتا ہے تیرھویں فصل حرف استعلا
کے پڑھنے کے بیان میں حرف استعلا کے سات ہیں خ ص ض
غ ط ق ظ جیسا کہ اوپر گزر چکا استعلا اسواسطے نام پڑا کہ اُنکے ادا کے
زبان [illegible] اوپر کی طرف اٹھتی ہے سو استعلا کے حروف پُر پڑھے جاوینگے
خاص کر انمیں سے جو حروف مطبقہ ہیں زیادہ پُر پڑھے جاوینگے اور مطبقہ
حرف چار ہیں ص ض ط ظ انکو مطبقہ اسواسطے کہتے ہیں کہ ان حرفوں کے
پڑھتے وقت زبان اوپر کو تالو سے لگتی ہے چودھویں فصل مد کے بیان
میں حرف مد [illegible] الف [illegible] ساکن اور ماقبل کی حرکت اُنکے
موافق یعنی الف کا ماقبل کو فتحہ اور واو ساکن کے ماقبل کو ضمہ اور یاے ساکن
کے ماقبل کو کسرہ [illegible] حرف مد کے پاس ہمزہ آوے اور یہ دونوں ایک لفظ میں

ہوں تب مد کیا جاوے اور اس مد کو متصل اور مد واجب کہیں گے جسطرح
اُولٰٓئِكَ مَلٰٓئِكَةً جَآءَ شَآءَ جِیْٓءَ سُوْٓءٍ اور جو اسکے مانند ہے اور اگر وہ ہمزہ
ایک لفظ میں ہو اور حرف مد کا دوسرے لفظ میں تو اُس مد کو منفصل کہینگے
اور منفصل میں اور قصر دونوں جائز ہے جسطرح بِمَآ اُنْزِلَ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ قَالُوْٓا
اٰمَنَّا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ اور جو اسکے مانند ہے فائدہ مد متصل اور منفصل کو چار الف
کے برابر کھینچتے ہیں اور الف کا اندازہ یا تو معتبر قاری کی قرارت
کے سننے سے معلوم ہوتا ہے یا اونگلی بند کرنے سے یعنی ہر الف کے واسطے
ایک بار اونگلی کو بند کرے نہ جلدی نہ آہستہ تو چار الفی مد میں چار بار اونگلی بند
کرے اور تین الف کی مد میں تین بار اور ایک الف کی مد میں ایک بار بند
کرے اور قصر کا اندازہ ایک الف برابر کھینچنے کا ہو اور جب حرف مد کے پاس
حرف مدغم یعنی مشدد آوے تو اُس مد کو مد ضروری اور لازمی کہینگے جسطرح
وَلَا الضَّآلِّیْنَ حَآقَّۃٌ دَآبَّۃٍ اَتُحَآجُّوْنِّیْ مَامِنْ دَآبَّۃٍ اور مانند اسکے
اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے کہ جسکا سکون وقف
کی حالت میں باقی رہے اور جسکا سکون وصل یعنی آگے ملا کے پڑھنے
میں بھی باقی رہے تو اس صورت میں مد کیا جاوے اور اسکو مد لازمی
کہینگے جسطرح آٰلْئٰنَ آٰللّٰهُ فائدہ پہلی مثال وقف کی ہے یعنی
آٰلْئٰنَ کے لام کو آگے نہیں ملاتے اور دوسری مثال وصل کی ہے
یعنی آٰللّٰهُ کے لام کو سکون کرکے آگے ملاتے ہیں جیسا کہ تشدید پڑھنے کا
دستور ہے اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے جسکا سکون ذاتی

ہو یعنے ایسا ہو کہ وقف اور وصل دونون حالت مین اُسکا سکون جدا نہو تو
اُسکو مد لازم حقیقت کہتے ہین جسطرح الٓمٓ طٰسٓمٓ صٓ کٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ اور اس
مد کرنیکا سبب سکون ہی فائدہ یعنے ان حرفون مین جسپر مد ہے حرف مدہ
کا ہی اور اُسکے بعد سکون ہی جسطرح لام مین الف حرف مدہ کا ہے اور میم پر
سکون اور سین مین یا حرف مدہ کا نون پر سکون اور نون مین واو حرف
مدہ کا نون پر سکون تو ان حرفونکا سکون ہرگز جدا نہین ہوتا چاہو وقف
کر دو چاہو ملا کے پڑھو جسطرح نٓ وَالْقَلَمِ نٓ وَالْقَلَم دونون صورت
پڑھنے مین حرف نون کے آخر مین جو نون ہے اُسکی آواز مین سکون بوجھا
جاتا ہے اور جب حرف مد کے پاس ایسا حرف ساکن آوے کہ جسکا سکون وقف
کی حالت مین باقی رہے اور وصل کی حالت مین نہ باقی رہے تو اُسمین طول
یعنے تین الف برابر اور توسط یعنے دو الف برابر اور قصر یعنے ایک الف برابر
تینون درست ہین جسطرح تَعْلَمُوْنَ نَسْتَعِيْنُ اور مانند اسکے اور اُسکو مد
عارضی کہینگے اور ہمارے واسطے یعنے قرآن پڑھنے والون کے واسطے اور
بھی مد ہین مد لازم مظہر اور مد لازم مدغم اور مد عارض مظہر اور مد عارض مدغم
اور مد بدل اور مد تمکین مثال مد لازم مظہر کی جسطرح حروف مقطعات اور
حروف مقطعات یہ ہین الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰسٓمٓ طٰسٓ یٰسٓ
صٓ حٰمٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ قٓ نٓ اور مثال مد لازم مدغم کی جسطرح وَالضَّآلِّیْنَ
وَلَا الضَّآلِّیْنَ اور مانند اسکے اور مثال مد عارض مظہر کی جسطرح الرَّحِیْمُ
اَلدِّیْنِ اور مثال مد عارض مدغم کی الرَّحِیْمِ مَّلِكِ وَالْقَیْفُ تَعْبُدُ وَ اِلی

عمرو کی قراءت مین یعنے ابو عمرو کی قراءت مین الرحیم کے میم کو ملک کی میم
مین اور والصیفت کی فا کو فلیعبدوا کی فا مین ادغام کرتے ہین اور مثال مدلین
کی جسطرح اٰمَنَ اٰمَنَّا اٰتَیْنَا اور مانند اسکے اور مثال مد تمکین کی فَاِذَا حُیِّیْتُمْ
صَبِیَّۃٍ مَعَاذِیْرَہٗ الَّذِیْ یُکَلِّفُ ب اور مانند اسکے اور حرف مد کا جو لین ہے
یعنی حرکت ما قبل کی اسکے موافق نہین ہو سو مد کیا جاتا ہے وقف کی حالت
مین اور وصل کی حالت مین نہین جسطرح مَوْت خَوْف بَیْت اَلصَّیْف
شَیْءٌ اور جو مانند اسکے ہے اور اللہ کا علم پورا اور ٹھیک ہے اور اسی کیطرف سبکو پھیر
جانا اور سبکا ٹھکانا ہے تمام ہوا ترجمہ زینت القاری کا خاتمہ علم تجوید مین
ایک رسالہ مختصر اور بڑا معتبر جو تمام عرب مین مشہور ہے عربی زبان مین تھا اسکا
ترجمہ ہندی زبان مین خاکسار علی جونپوری مشہور کرامت علی نے کیا اور
جابجا اسکی شرح بھی دوسری کتابون سے کردی اور جو بعضے مضمون سمجھ مین نہ آتے
تھے تو اسکو اپنے قاریونکے پیشوا حضرت سید ابراہیم ابن سید محمد مدنی سے تحقیق
کرکے ترجمہ کیا اور اس رسالہ کا نام مصنف نے نہ لکھا تھا تب اسکو استاد
موصوف سے پوچھا فرمایا زینت القاری بعد اسکے سنا چاہیے کہ مصنف
نے چونکہ بیان مخارج حروف اور صفات حروف کا اور حروف کے ادا کی نہایت
کم فرمایا اسواسطے اس خاکسار نے تین فصل مین معتبر کتابون سے مثل
جزری اور قواعد القرآن وغیرہ کے ان تینون کا بیان کردیا لوگ اسکے
لیے دوسری کتاب کے محتاج نہون اسمین اسکو بھی پاوین **فصل**
پہلی بیچ مخارج حروف کے بیان مین مخارج لفظ نکلنے کی جگہہ مخارج

حروف یعنے حرفون کے نکلنے کے مقام اب جاننا چاہیے کہ حروف تہجی کے مشہور تو انتیس ہین مگر لا کو چھوڑکر اٹھائیس حروف کا بیان کرتے ہین کیونکہ لا کوئی حرف علیحدہ نہین ہے بلکہ لام الف سے ملا ہوا ہے اور بیان منظور ہے اکیلے اکیلے حرفون کا بیان مگر ہمزہ داخل ہے اُس بیان مین اور الف اور ہمزہ مین یہ فرق ہے کہ الف پر نہ کوئی حرکت آتی ہے نہ جزم جسطرح مَادَ کَلَا اور ہمزہ پر کبھی حرکت آتی ہے جسطرح اَللّٰہ اور کبھی جزم جسطرح فَأْمُرْ اب بیان مخارج کا مفصل سنو حلق مین تین مخرج ہین اقصے یعنے حلق کی تمامی شکم کیطرف اور اوسط یعنے بیچ حلق اور ادنی یعنے حلق کا سرا منھ کیطرف ہمزہ اور ہا کا مخرج اقصے حلق ہے اور الف تو فقط ایک ہوا ہے کہ اندر سے نکلتی ہے اور اسیطرح واو اور یا جو مدہ ہوتے ہین وہ بھی ایک ہوا ہین اور جو واو یا مدہ نہین ہین اُنکے واسطے تو مخرج مقرر ہے جیسا کہ آگے آویگا اور بعضون کے نزدیک الف کا مخرج اقصے حلق ہے اور اوسط حلق سے دو حرف نکلتے ہین ع ح اور ادنی حلق سے دو حرف غ خ اور منھ مین دس مخرج ہین اور اٹھارہ حرف اُنسے نکلتے ہین پہلا مخرج ق کا اقصا زبان اور اقصے اوپر کے تالو کا اقصا یعنے شکم کیطرف دوسرا مخرج ک کا اقصاے زبان اور اقصا اوپر کے تالو کا تھوڑا سا قاف کے مخرج سے اوپر کیطرح یعنے کیطرف ہٹ کی تیسرا مخرج ج ش ی کا زبان کے درمیان اور اوپر تالو کو درمیان سے چوتھا مخرج ض کا زبان کے کنارے اور منھ کے کنج سے اور دانتون گرمی لے پاس سے اور اُس حرف کو دونو طرف سے پڑھ سکتے ہین مگر بائین طرف سے بہت آسان ہے اور نقل ہے حضرت امیر المومنین عمرؓ اور عثمانؓ اور علی رضی اللہ تعالی عنہم سے کہ یہ صاحبین دونون طرف سے

خوب ادا کرتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ اسکے ادا کرنے کے وقت چاہیے
کہ ہونٹھ پر شکن پڑے پانچوان مخرج ل کا آخر زبان یعنی زبان کی نوک کے
پاس سے اور اوپر کے تالو سے چھٹا مخرج ر کا زبان کے سر اور اوپر کے دانتون
کے نیچے سے اور اوپر کے تالو کے پاس اور دماغ سے ساتوان مخرج ن کا زبان
کے سر اور اوپر کے دانتون کے اندر سے اور مخرج اسکا لو ل کے مخرج کے
پاس ہی آٹھوان ط د ت کا زبان کے سر اور اوپر کے دانتون کی جڑ سے
نوان مخرج ظ ذ ث کا زبان کے سر کی تیزی یعنی زبان کی نوک اور اگلے
دانتون کے کنارے یعنی باڑھ سے دسوان مخرج ز س ص کا زبان
کی نوک اور اگلے دانتون کے درمیان سے اور ہونٹھ مین دو مخرج ہین اور ان سے
چار حرف نکلتے ہین پہلا مخرج ف کا نیچے کے ہونٹھ کے اندر اور اوپر کے
دانتون کے کنارے سے دوسرا مخرج ب م و کا دونون ہونٹھون کے
بیچ مین سے اور دماغ مین ایک مخرج ہی اس سے دو حرف نکلتے ہین ن اور
یہ نون اور میم دماغ سے کب نکلتے ہین جب سکون اور اخفا کی حالت مین
ہون فصل سولھوین بیان مین حرف کی رعایت کرنے کے یعنے
اسکے نگاہ رکھنے کا بیان کہ اپنے مقام سے ادا ہو آپ جاننا چاہیے کہ
لحن دو قسم ہی جلی اور خفی لحن کہتے ہین اعراب چوک گئے کو یا لفظ مین اسکی
اصل سے کچھ زیادہ کم کرنے کو اور لحن خفی کہتے ہین حرف کے مخرج چھوڑنے
کو اسطرح پر کہ حرف اپنے مخرج سے نہ ادا ہو تو قاری کو چاہیے ث اور ص
س مین اور ذال اور ز اور ض اور ظ مین اور ت اور ذ اور ط مین اور

ح اور ہ مین اور ق اور ج مین فرق کرے تا کہ اُنکے مخارج آپس مین ملجاوین
اور دوسرے مین بات کا خیال رکھے کہ جہان دو حرف ایک مثل کے
آوین خواہ وہ دونون ایک لفظ مین ہون مگر متحرک ہون مانند وُجُوہَہُ
کے خواہ دو لفظ مین مانند قُطِّعَ عَلٰی کے تو ایسے مقام مین چاہیے کہ ایسا
پڑھے کہ ادغام نہو جاوے یا دو مین سے ایک گر نہ جاوے اور اسکا بھی
خیال رکھے کہ جہان دو حرف ایسے آوین کہ جنکا مخرج پاس پاس ہو مانند
اَکۡبَرُ اَسۡتَسۡقِیۡ اور تَلۡقَفۡ مَنۡ شَیۡءٍ کے تو اُنکو جدا جدا ادا کرے اور ہمزہ کو خوب
ادا کرے اور قاریون نے کہا ہے کہ ہمزہ کو ادا کرتے وقت چاہیے کہ ناف ہلجاوے
اور جہان دو ہمزہ مفتوح ایک کلمہ مین آوین مانند ءَاَنۡذَرۡتَہُمۡ قسم اور ءَاَنۡتُمۡ
کے تو چاہیے کہ ہمزہ کو بخوبی ادا کرے کہ سُست نہ پڑھے جاوین فائدہ یعنی
دو ہمزہ دو کلمہ مین آوین پہلا مفتوح ہو اور دوسرا مکسور تو پہلے ہمزہ کو تسہیل
الف سی کرینگے جیسے تَفِیۡٓءَ اِلٰی اور اگر وہ ہمزہ مکسور ہو تو تسہیل یا سی کرینگے
جیسے بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا اور اگر وہ ہمزہ مضموم ہو تو تسہیل واو سی کرینگے جیسے
نَشَآءُ اَصَبۡنٰہُمۡ اور تسہیل لغت مین سہل اور آسان کرنے کو کہتے ہین ب
جب پُر حرف کے پہلے آوے تو ایسی کوشش کرے کہ باریک اور نازک نہ ادا
ہو جاوے مانند بَاطِلٌ اور بَقِیَ اور بَرۡقٌ اور اَلۡبَصَرُ ت کے ادا کرتے وقت یہ خیال
رکھے کہ دال نہو جاوے خاص کر جس وقت کہ ساکن ہو مانند ثَقُلَتۡ کے
اگر ت پُر حرف کے بعد آوے مانند کَبُرَتۡ و مُسۡتَطِیۡرًا اُصۡلِیۡ تو ایسے
مقام مین خوب خیال رکھے ایسا نہو کہ وہ بھی پُر ہو جاوے اور اگر ف

ساکن کے بعد سؔ یا لؔ یا نؔ آوے مانند فَتۡرَۃٍ تَمِیۡلُوۡا کَانَتۡ کَفۡتًا فِتۡنَۃً
کے تو خوب ادا کرے اور تؔ کو کہ ضعیف یعنی بہت ہلکا حرف ہے جب ساکن
ہو تو خوب رعایت کرکے ادا کریں خاص کر جب اسکے بعد اسکے پاس کے مخرج کا
حرف آوے مانند لَبِثۡتُمۡ لَبِثۡنَا وَیَرِثُ مِنۡھَا کُنۡ مِیۡرَاثُ السَّمٰوٰتِ حَیۡثُ
ثَقِفۡتُمُوۡھُمۡ اِنَّمَا اَھۡلِیۡ حَیۡثُ شِئۡتُمۡ کے تب خوب ادا کرے اور اظہار کرکے
پڑھے جؔ کو نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ مشابہ شین یا زاے فارسی یعنی ژ کے
نہو جاوے علی الخصوص جبکہ ساکن ہو اور بعد اسکے تؔ یا دؔ یا ذؔ
یا ہؔ یا سؔ یا نؔ یا ذؔ آوے جسطرح اَلۡجِبۡتُ اَجۡتَمَعَ مُجۡدًا وَدُّوۡا جُوۡھَھُمۡ
رِجۡسٌ تَجۡرِیۡ اَخۡرَجۡنَا تَجۡھَلُ حؔ کو بیچ بیچ حلق کے درمیانسے ادا کرنا
چاہیے تاکہ ہا نہو جاوے اور اگر اسکے بعد حرف استعلا کا آوے تو خوب
خیال کرکے ادا کرے جسطرح اَحَطۡتُ یُحۡصِیۡ اَلۡحَقُّ خؔ کو خوب خیال رکھے
جسمیں پورا ادا ہو اور غؔ اور قؔ میں مل نہ جاوے یعنی اسمیں غین اور قاف
کی بو نہ آوے دؔ کے ادا کرنے میں خوب خیال رکھنا چاہیے تاکہ تؔ
نہو جاوے خاص کر جب اسکے بعد آوے مانند وَاُمَّہٗ دُجُوۡ کے اور
اگر دؔ ساکن ہو اور بعد اسکے تؔ یا جؔ یا نؔ یا ذؔ آوے تو اسکو بخوبی
ادا کرے اور زبان کو ذرا سا کپنا وے جسطرح یَرۡتَدُّ لَوۡاَبَ الَّذِیۡ یَنۡاقُدۡ جَعَلَ
وَحَبَّۃٌ نَاکِثِیۡنَ ذَکَّرۡنَا ہُمۡ تِیۡ اَرَادَکَ ذؔ ساکن جب تؔ یا نؔ کے پہلے آوے
تو بخوبی ادا کرے جسطرح نَبَذۡتُھَا اَخَذۡنَا رؔ کو ایسا ادا کرے کہ اسکی صفت تکرار
کی نہ جاتی رہے یعنی رؔ میں جو صفت تکرار کی یعنی دوہری آواز نکلتی ہے وہ جانہ پاوے

پڑھی ہوا ور وصف تکرار کی بھی باقی رہے خاص کر جب مشدد ہو جسطرح
اَکْبَرُ الْوَجِیْلَۃُ مُرَّۃً کو خوب خیال رکھے کہ سؔ سے نہ مل جاوے خاص کر
جس وقت کہ ساکن ہو اور بعد اسکے تؔ یا جؔ یا دؔ یا رؔ یا قؔ یا لؔ یا نؔ آوے
جسطرح کُنْتُمْ مُّنَجَّاتٍ تُوْذُرَایِیْ فِیْ رَکَیْ زُرْقًا اَنْزَکِی لِیُتُوْنَکُوْنَکَ
صِیَ المُزْنِ سؔ کو خوب ادا کرنا چاہیے تاکہ مشابہ زؔ یا صؔ کے نہ ہو جاوے
خاص کر جب سؔ ساکن ہو اسکے بؔ یا تؔ یا جؔ یا طؔ یا نؔ آوے جسطرح
یُسْبِحُوْنَ مُسْتَقِیْمٌ اَلْمَسَاجِدَ یَسْطُرُوْنَ اَلْحُسْنٰی شؔ کو چاہیے کہ خوب
ادا کرے تاکہ جؔ یا سؔ نہ ہو جاوے خاص کر جب ساکن ہو جسطرح یَشْتَرُوْنَ صؔ
کو نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ زؔ کی بو نہ آجاوے مانند صَدْرُ مُسَیْطِرٍ اَصْحَابُ الْجَنَّۃِ
کے خاص کر جب کہ اسکے بعد دؔ آوے جسطرح اَصْدَقُ یُصْدِرَ اور صِرَاطَ کی
الفاظ کو خوب ادا کرے جسمیں تینوں حرف پُر ادا ہوں ضؔ کو کہ سب حرفوں سے
زبان پر مشکل ہے چاہیے کہ خوب ادا کرے تاکہ مشابہ ظؔ یا دؔ یا زؔ کے نہ ہو جاوے
خاص کر اسطرح کی لفظوں میں اَنْقَضَ ظَهْرَكَ فَمَنِ اضْطُرَّ يَعَضُّ الظَّالِمُ
جسطرح ذُو بِیْمَہٖ وَاغْضُضْ یَغْضُضْنَ طؔ کو جو سب حرفوں میں بڑا پُر ہے
خوب نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ مشابہ تؔ کے نہ ہو جاوے خاص کر جہاں
کہیں کہ سینؔ اور تؔ کے درمیان ہو وے مانند بَسَطْتَ کے یا اسکے
پہلے تؔ مانند اَفَتَطْمَعُوْنَ کے یا اسکے بعد تؔ آوے مانند اَحَطْتُ
اور فَرَّطْتُ اور فَرَّطْتُمْ اور بَسَطْتَ اور اَحَطْتُ ایسے لفظوں میں چاہیے
کہ ایسا پڑھے کہ باوجود ادغام کے طؔ کا اطباق اور استعلا کی صفت بھی باقی رہے اور

ت کے تسفل اور ہمس کی صفت کا خیال رکھے فائدہ اطباق استعلا
وتسفل کے معنے قریب ہی کہ صفات حروف کی فصل میں بیان کرینگے ط کو
خوب نگاہ رکھے کہ ض اور ز اور ذ کی بو نہ آوے خاص کر جسوقت
کہ اسکے بعد ت ہووے مانند اَوَعَظْتَ کے ع کو بھی نہ پڑھنا چاہیے
اور اگر اسکے بعد غ آوے تو ایسا ادا کرے کہ ادغام نہو جاوے جس طرح
وَالْحَجِّ غَيْرَ اگر مشدد ہو تو خوب ادا کرے مانند يَدْعُونَ يَدُعُّ کے ع
کو نگاہ رکھنا چاہیے تاکہ خ یا ق کی بو نہ آجاوے خاص جسوقت کہ ساکن
ہو جسطرح يَخْشٰى وَاسْتَغْفِرْهُ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ فَلَا تُزِغْ قُلُوبَنَا ضِعَةً اَفَا
کو اچھی طرح ظاہر کرکے پڑھے تاکہ پلے اور پیچھے نہو جاوے خاص کر جسوقت
کہ اسکے بعد م یا ب ہو مانند تَلْقَفْ مَا صَنَعُوا اِنْ نَّخْسِفْ بِكُمُ کے
ق کو ایسا ادا کرنا چاہیے کہ اسکی صفت استعلا کی نجانے پاوے اور
غین کی بو نہ آجاوے اور کاف کے مشابہ نہو جاوے خاص کر جسوقت کہ اسکے
بعد کاف آوے مانند خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ہر کے ک کو نگاہ رکھنا چاہیے کہ گ نہو جاوے
خاص کر جسوقت دو کاف آویں مانند شِرْكِكُمْ کے یا اسکے بعد حرف مہموسہ
آوے تب بھی خوب لحاظ سے ادا کرے جسطرح اَلشِّكْوٰى ل کو باریک اور
نازک ادا کرنا چاہیے خاص کر جس مقام میں کہ حرف استعلا کے پاس
آوے جسطرح ظَلَّ ضَلَّ يَصْلٰى الصَّلٰوةَ اَخْتَلِطُ بَسَطْتُمْ جَعَلَ اللّٰهُ تَنْقُلُ
اور مانند جَعَلْنَا قُلْنَا قُلْتُمْ قُلْ نَعَمْ هَلْ تَعْلَمُ غَلْظَةً فَلْيَعْبُدُوا بَلْ
جَاعِلُ اَنْعُلُ چاہیے کہ خوب لحاظ سے ادا کرے کہ لام صاف نکلے

کو ایسا ادا کرے کہ پُر ہو جاوے خاص کر جسوقت کہ اُسکے بعد پُر حرف آوے
جسطرح مَخْمَصَةٍ مَرَضٌ مَا اللّٰهَ ن کو چاہیے کہ محافظت کرے جسمین پُر
نہو جاوے خاص کر جسوقت کہ ساکن ہو اُسوقت خوب لحاظ کرین کہ
کہ اخفا نہو جاوے بلکہ زبان پر ادا ہووے جسطرح اَلْعَالَمِیْنَ یُوْصِنُوْنَ
تو ایسے مقام میں اخفا نہو کیونکہ یہ مقام اخفا کا نہین ہے اخفا کا مقام
تو اور ہے جیسا کہ گذر چکا و مضموم یا مکسور ہو تب اسطرح محافظت کرے
جسمین خوب ادا ہو جسطرح تَفَاوُتٍ یَا وُجُوْهُ کہ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ خاص کر جسوقت
کہ دو واو اکٹھا آوین اُسوقت خوب محافظت کرے جاننا چاہیئے کہ اکٹھا
ہونا دو واو کا پانچ طرح پر ہو پہلے یہ کہ پہلا واو ساکن ہو اور دوسرا متحرک
اور حرکت ما قبل پہلے واو کی اُسکے موافق نہو یعنے ضمہ نہو تو اُس جگہ ادغام
کرنا چاہیے جسطرح اٰوَوْا وَّ نَصَرُوْا عَدُوًّا وَّ نَصْرًا دوسرے یہ کہ پہلا واو ساکن
ہو اور ما قبل اُسکا مضموم تو چاہیے کہ ایسے مقام مین دونون ہونٹھ
کو ملاوین جسمین واو درست ادا ہو اور اظہار بھی کرے جسطرح اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوْا اور اسیطرح اُس واو کو بھی ادا کرے جو ہاے ضمیر کے بعد آوے
سبکو ملاتے ہین اور ملانے کے معنے گذر چکے جسطرح فَ [illegible]
لَهٗ وَ دَهْنًا تیسرے یہ کہ پہلا واو متحرک ہو اور دوسرا ساکن اور حرکت
پہلے واو کی اُسکے موافق ہو یعنے پہلے واو کو جو متحرک ہے ضمہ ہو جسطرح دَوَ
وُ ہیای بَلُوْوُنَ مَا وٗرِیَ ایسے مقام مین بھی دونون واو کو خوب ادا
کرین چوتھے یہ کہ دونون واو متحرک ہون جسطرح وَجَعَلَ ھُوَ وَوَضَعَ

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ پانچوین یہ کہ پہلا واو مشدد ہو اور دوسرا متحرک جسطرح
دَبَّا الْعَدُوَّ وَدَا وَلَا الضَّالِّيْن تو ان سب مقام مین دونون واو کو خوب ادا کرے
کلا کو احتیاط کرنا چاہیے تا مخرج کی بونہ آوے خاص کر جسوقت کہ اپنے قریب
المخرج حرف کے پاس آوے جسطرح وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا مَعَهُ سَبِّحْهُ ی کو
احتیاط کرنا چاہیے کہ خوب پاکیزہ اور آسان ادا ہو اب جاننا چاہیے کہ اکٹھا
آنا دو یا کا چار طرح پر ہے ایک یہ کہ پہلے یا ساکن ہو دوسری متحرک اور حرکت
اُس پہلی یا کی ما قبل اُسکے موافق یعنے کسرہ ہو تو اُسکو اظہار کر چاہیے یعنے
صاف ظاہر کرین تاکہ ادغام نہو جاوے جسطرح فِيْ يُوْسُفَ فِيْ يَوْمٍ
اور اسیطرح پڑھین اُس یا کو جو بعد ہاے ضمیر کے جسکو ملاتے ہین آوے جسطرح
لَقُوْمِيَه لِقُوْمٍ دوسرے یہ کہ پہلی یا متحرک ہو اور دوسری ساکن اور حرکت اُسکی
اُسکے موافق نہو جسطرح الْحَسَنَيَيْنِ تیسرے یہ کہ دونون یا متحرک ہون جسطرح
فَلْيُحْيِيَنَّهٗ چوتھے یہ کہ پہلی یا مشدد ہو اور دوسری متحرک جسطرح وَلِيَّ
اللّٰهِ لَا حَيِيَ يَوْمَ ان سب صورتون مین دونون یا کو خوب درست ادا
کرنا چاہیے فائدہ حرف بوف کے تین ہین ب و ف اگر انمین سے
ایک حرف میم ساکن کے بعد آوے تو اُس میم کو اظہار کرتے ہین یعنے
اُس میم کو پڑھتے وقت حرکت ضمہ کا اشارہ کرتے ہین جسطرح عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّالِّيْنَ وَاَقِمْ وَجْهَكَ هُمْ فِيْهَا فَهُمْ فَانْذِرْ وَمَا هُمْ
بِمُؤْمِنِيْنَ تَاْكُلُهُمْ بَيْنَهُمْ لیکن میم کے بعد حرف بوف مین سے ب آوے تو اُسکے
اظہار پڑھنے اور اظہار نہ پڑھنے مین خلاف ہے بعضے اظہار کرتے ہین اور بعض نہین

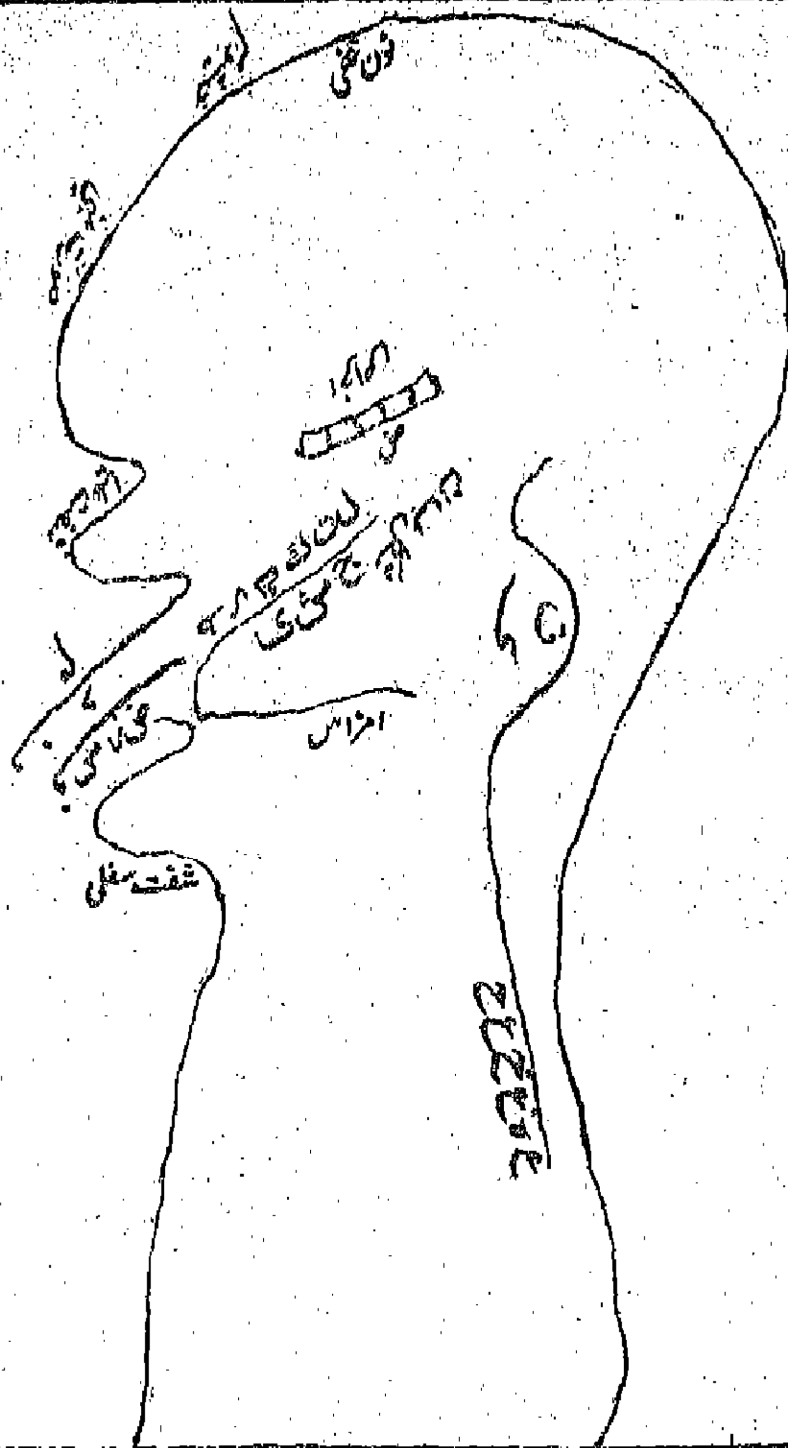
فصل سترھوین حرفون کی صفات کے بیان مین آپ جاننا چاہیے کہ حرفون کی جو صفات ہین تو ہر صفت کی ضد مقرر ہے ضد کے معنے اولٹے یعنے بعضے حرفون کے واسطے ایک صفت مقرر ہے اور بعضے کے واسطے اُسکی اولٹی صفت مقرر ہے مثلاً بعضے حرفون کی صفت نرم ہے تو بعضون کی صفت کڑی اور بعضون کی صفت دبی آواز ہے تو بعضون کی بلند آواز سب کا بیان دل لگا کے سنو حرف مہموسہ دس ہین ت ث ہ ح س ش ص ف ک ھ ہمس کے معنے لغت مین دبی آواز کے ہین تو ان حرفون مین چونکہ دبی آواز ہوتی ہے یعنے اُنکے مخارج پر اُنکے ادا کے وقت ٹھہر نہین سکتا بلکہ سانس جاری رہتی ہے بسبب اُنکی کمزوری کے اسواسطے اُسکا نام مہموسہ رکھا گیا اور وہ حرف اس ترکیب مین سب جمع ہین فحثہ شخص سکت اور ضد ان مہموسہ حرفون کی مجہورہ ہے کہ اُنکے ادا کے وقت اُنکے مخارج پر ٹھہر سکتا ہے اور سانس ٹھہر جاتی تو دس مہموسہ ہوے اور باقی اونیس [۱۹] حرف مجہورہ ہین ا ء ب ج د ذ ر ز ض ط ظ ع غ ق ل م ن و ی اوپر جو لکھا کہ انتیس [۲۹] حرف ہجی کے ہین اُسمین سے لام الف نکل گیا باقی رہے اٹھائیس اور یہان دس حرف مہموسہ تھے اور پھر اونیس [۱۹] مجہورہ تو ہمزہ اور الف کو یہان جدا جدا کرکے دو حرف ٹھہرایا اسواسطے اونیس [۱۹] ہوے نہین تو اٹھارہ [۱۸] ہی ہوتے اور وہان ہمزہ اور الف کو ایک ٹھہرایا تھا اور حرف شدیدہ آٹھ ہین ء ب ت ج د ط ق ک شدت معنے سختی شدیدہ سخت حرف یعنے وہ حرف کہ جو زور والے ہین ایسے کہ انکی قوت

کے سبب آواز جاری نہین ہوتی بلکہ ٹھہر جاتی ہے اور حروف شدیدہ اُس
ترکیب مین سب جمع ہین اَجِدُ قَطٍ بَکَت اور ضد شدیدہ حرفونکے رخوہ ہے
یعنے نرم اور وہ پندرہ حرف ہین ح خ ذ ز س ش ص ض ظ غ ف
و ہ ی اور پانچ حرف ہین کہ شدیدہ اور رخوہ کے بیچ مین ہین ر ع ل م ن
اس ترکیب مین سب جمع ہین لِن عُمَر اور حرف مدہ کے تین ہین اس ترکیب
مین سب جمع ہین و ا ی اور انکو حرف مدہ کا اسواسطے کہتے ہین کہ اُنمین
مد ہوتی ہے اُنکے سوا دوسرے حرف مین نہین ہوتی اور مد کے معنی دراز
پڑھنا کھینچ کے پڑھنا اور ضد مدہ کی مقصورہ ہین تو ان تین حرف کے
سوا سب مقصورہ ہین یعنے کھینچ کے نہین پڑھے جاتے بلکہ چھوٹی آواز سے
پڑھتے ہین قصر کے معنے کوتاہ پڑھنا حرف مستعلیہ سات ہین خ ص ط
ظ ض غ ق جیساکہ اوپر گذر چکا انکو حرف استعلا اسواسطے کہتے ہین کہ انکے
پڑھتے وقت زبان منہ مین اوپر کیطرف بلند ہوتی ہے استعلا کے معنے بلندی
کو جانا اور ضد استعلا کی مستفلہ ہین مستفل کے معنے نیچے ہونے والے تو حرف
استعلا کے سوا سب حرف مستفلہ ہین اور حرف مطبقہ چار ہین ص ض ط ظ انکو
مطبقہ اسواسطے کہتے ہین کہ انکے پڑھتے وقت زبان اوپر کے تالو سے لپٹی ہے
اور ضد ان حرفون کی منفتحہ تو باقی سب حرف منفتحہ ٹھہرے منفتحہ کے معنے
کشادہ منفتحہ اسواسطے نام رکھا کہ انکے پڑھنے مین زبان کشادہ رہتی ہے
حرف صفیرہ تین ہین ز س ص صفیرہ لغت مین چڑیے کی آواز
کو کہتے ہین ان حرفون کو صفیرہ اسواسطے کہتے ہین کہ انکے پڑھتے وقت منھ

مین ایک آواز ظاہر ہوتی ہو مانند آواز کنجشک کے جسکو ہندی مین گوزیا
کہتے ہین اور ضد حروف صفیرہ کی جسکے معنے بڑی آواز تو باقی حرفون مین
بڑی آواز ہے اسواسطے جسکا نام پڑا حرف تفشی ایک ہے مثلاً تفشی کے
معنے لغت مین کشادگی اور پھیل جانے کے ہین تفشی اسکا نام اسواسطے
پڑا کہ اسکے پڑھتے وقت منھ مین ایک آواز ظاہر ہوتی ہو اور زبان پر پھیل
جاتی ہو اور حروف منحرفہ وہ ہین سواکی منحرفہ معنے پھرنے والے انکو منحرفہ
اسواسطے کہتے ہین کہ پڑھتے وقت یہ حروف اپنے مخرج سے پھر جاتی ہین لام تو
اپنے مخرج سے پھرکے نون کے مخرج کے پاس پہونچتا ہے اور را اپنے مخرج سے
پھر کے لام کے مخرج کے پاس پہونچتی ہو اور حرف را مین صفت تکرار کی بھی ہے
تکرار معنے دوہرانے اور دوبار کہنے کے ہین گویا کہ را اسکے پڑھتے وقت لشدید
سے معلوم ہوتی ہے اس سبب سے کہ را مین نہایت قوت ہو اور ضد منحرفہ
کی ثابت ہے یعنے اپنے مخرج پر قائم رہنے والا تو لام اور را کے سواسب حروف
ثابت ہین اور ضد تکرار کی عدم تکرار یعنے تکرار کا نہ معدوم ہونا پس را کے
سواسب حرف مین عدم تکرار ہے حرف مستطیل ایک ہے مثلاً مستطیل
معنے دراز اسکو مستطیل اسواسطے کہتے ہین کہ اسکے ادا کے وقت زبان
دراز کھینچی جاتی ہو یہان تک کہ ضاد کے مخرج سے لام کے مخرج پاس زبان
پہونچتی اور ضد مستطیل کی قصر ہو تو ضاد کے سوا اور حروف قصرہ ہین حرف
ہوائی ایک ہی ہوائی اسواسطے کہتے ہین کہ اسکے ادا کے وقت حلق سے ہوا
نکلتی ہو اور اسکو حرف جوفی بھی کہتے ہین اسواسطے کہ الف جوف سے نکلتا ہے

جوف یعنے اندر یعنے یہ حرف منھ مین سے نہین نکلتا بلکہ حلق کے اندر سے نکلتا ہی
حرف علت کے چار ہین ہ ا و ی انکو حرف علت اسواسطے کہتے ہین کہ انکا
حال بدلا کرتا ہی ایک حال سی دوسرے حال پر ہوجاتے ہین انکو کبھی ساکن
کرتے ہین کبھی گرا دیتے ہین کبھی بدل دیتے ہین جیسا کہ صرف کی کتابون
مین مفصل مذکور ہے اور علماء عربیت کے ہمزہ کو حرف علت مین نہین داخل
کرتے انکے نزدیک و ا ی حرف علت کا ہی حرف قلقلہ کے پانچ ہین ب ج
د ط ق اس ترکیب مین سب جمع ہین قطب جد بیان قلقلہ کا گذر چکا
پس صفات حروف کی ہوچکی اور صفات حروف کے اور بھی کئی نام ہین اسکو
بھی ذکر کرتے ہین کہ کام آوے حروف حلقیہ یعنے جو حلق سے نکلے ء ہ ع ح غ خ
اس ترکیب مین سب جمع ہین عخ حغ ھمزہ اور حروف لہویہ یعنے جو تالو سے نکلتے
ہین ق ک اور حروف اسلیہ یعنے جو زبان کے سرے سے نکلتے ہین ص س ز اور
حرف ثنائیہ یعنے جو زبان کی تیزی یعنے نوک سے نکلتے ہین ظ ث ذ
اور حروف شجریہ یعنے جو منھ کے اندر سے نکلتے ہین ج ی ش اور حروف ذلقیہ
یعنے جو مسوڑون سے نکلتے ہین ر ل ن اور حروف نطعیہ یعنے جو منھ کے
شکم اور تالو سے نکلتے ہین ط ت د اور حروف خفیہ یعنے جو زبان کے
کنارے سے نکلتا ہے اور اسکو ضرسیہ بھی کہتے ہین ض اور حروف
شفویہ یعنے جو ہونٹھ سے نکلتے ہین م ب ف او ر واسطے خوب
دریافت ہونے حال مخارج کے اس جگہ شکل وہان مع مقام
مخارج حروف لکھدی گئی ہی

صورت المخارج



بیان اوقاف کا جو قاری کو ضرور ہیں۔ اسمین وقف کرنا بلحاظ معنی کے ضرور ہوۃ وقف کرنا یا نکرنا دونوں جائز ہیں مَ وقف کرنا لازم ہے والا معنے کے فرق ہونے سے گنہگار یا کافر ہوگا ط وقف مطلق کی علامت ہے ج

وقف کرنا یا نکرنا دونون جائز ہے مگر وقف بہتر ہے ز تھوڑا سا وقف کرنا چاہیے قف وقف کرنے مین اختیار ہے اگر کرے تو جائز ہے اور نکرے تو بھی جائز ہے ق بعض کے نزدیک وقف ہے اور بعض کے نزدیک وقف نہین ہے وقفہ سکتہ کی علامت ہے وقف قاری کو گمان ہووے کہ یہان وصل کرنا چاہیے سو اسکو ہوشیار کیا جاتا ہے کہ مت وصل کر ٹھہر جا صل وصل کرنے کی علامت ہے لیکن وصل نکرنا بہتر ہے صلی وصل کرنا بہتر ہے س سکتہ کوتاہ کی علامت ہے لٹ علامت اس بات کی ہے کہ جو وقف اوپر گذرا یہان بھی ہے اور وہ مختصر ہے لفظ کذالک کا اور جسجگہ دو علامت ہووین وہان اوپر کی علامت کا اعتبار ہے نیچے کی علامت کا جیسا کہ اسجگہ جائز کا حکم جاری ہوگا اور اسی طرح پر اور علامتون مین بھی لحاظ رہے

قرآن شریف کی جن لفظون کی زیر زبر مین غلط پڑھنے سے کفر ہوتا ہے انکا بیان

جاننا چاہیے کہ تمام کلام اللہ مین سترہ مقام ایسے ہین کہ زبر کی جگہ پر اگر پیش یا زیر پڑھے اور پیش کی جگہ پر زبر یا زیر پڑھے اور زبر کی جگہ پر پیش یا زیر پڑھے تو کافر ہووے نعوذ باللہ من ذلک اور اسکے پڑھنے والیکے کفر مین تمام علما کا اتفاق ہے اسلیے ہمنے ان مقامون کی تفصیل لکھدی تاکہ تلاوت کرنیوالے اس بلاء عظیم سے بچین پہلا مقام سورۂ فاتحہ مین اگر اَنعمتَ کی تا پر پیش پڑھے تو کافر ہووے دوسرا پارہ الم سورۂ بقر کے ۱۵ رکوع مین اگر وَاِذِ ابْتَلٰی اِبراھیمَ ربُّہٗ کی با پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے تیسرا پارہ سورۂ بقر کے سترہ رکوع مین اگر قَتَلَ داؤدُ جالوتَ کی

دال ثانی کو پیش کی جگہ زیر پڑھے تو کافر ہووے چوتھا ملک الرسل سورۃ بقر کے ۳۰ رکوع میں اگر وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ کے عین پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۵ پارہ ۶ سورۃ نساء کے ۲۰ رکوع میں اگر مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۶ پارہ ۱۰ سورۃ توبہ کے ۱۷ رکوع میں اگر اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ وَرَسُوْلُهٗ کی لام کو کسرہ پڑھے تو کافر ہووے ۷ پارہ ۱۵ سورۃ بنی اسرائیل کے ۲۔ رکوع میں اگر وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۸۔ پارہ ۱۶۔ سورۃ طٰہٰ کے ۱۶۔ رکوع میں اگر وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّهٗ کی با پر پیش پڑھے تو کافر ہووے ۹ پارہ ۱۸ سورۃ انبیاء کے ۷۔ رکوع میں اگر اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کی تا کو فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۰ پارہ ۱۹ سورۃ شعراء کے ۱۵ رکوع میں اگر لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ کی ذال پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۱۔ پارہ ۲۲۔ سورۃ فاطر کے ۱۶۔ رکوع میں اگر اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا کی ہائے لفظ اللہ پر پیش پڑھے تو کافر ہووے ۱۲۔ پارہ ۲۳۔ سورۃ والصافات کے ۴۔ رکوع میں اگر وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ کی ذال فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۳۔ پارہ ۲۸ سورۃ حشر کے ۴ رکوع میں اگر الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ کے واو پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۴۔ پارہ ۲۹۔ سورۃ حاقہ کے ۲ رکوع میں اگر لَا یَاْکُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ کے ہمزہ پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۵ پارہ ۲۹ سورۃ مزمل کے

۱۴۔رکوع مین اگر فیعصٰی فرعون الرسول کے نون پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۶ پارہ ۲۹ پارہ مرسلات کے ۲۲ رکوع مین اگر فی ظلال کی ظاہر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے ۱۰ پارہ ۳۰ سورہ والنازعات کے ۴ رکوع مین اگر اِنما انتَ مُنذِرُ مَن یخشٰہا والی پر فتحہ پڑھے تو کافر ہووے

تم زینت القاری بعون الباری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فی الحدیث انہ علیہ الصلوۃ والسلام سئل کم انزل اللہ تعالےٰ من کتاب قال مآئۃ واربع کتب منہا علی آدم علیہ السلام عشر صحف و علی شیث علیہ السلام خمسین صحیفۃ وعلی ادریس علیہ السلام ثلاثین صحیفۃ وعلی ابراہیم علیہ السلام عشر صحیفۃ فی ثلاث لیال مضین من شہر رمضان والتوراۃ علی موسیٰ علیہ السلام فی ستۃ لیال مضین من شہر رمضان والزبور علی داؤد علیہ السلام فی ثمانی عشر لیلۃ مضیت من شہر رمضان والانجیل علی عیسیٰ علیہ السلام فی ثلث عشر لیلۃ مضیت من شہر رمضان والفرقان علی محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی ستۃ لیال مضین من شہر رمضان نقل من عمدۃ البیان تفسیر القرآن ونیز درروایت آمدہ کہ جملہ قرآن شریف بیکبار در ماہ رمضان در شب قدر کہ آن در شش شب است از عشرۂ اخیرۂ رمضان از بارگاہ احدیت از لوح محفوظ بہ بیت المعمور بر سماے دنیا نزول یافت واز آنجا در مدت بست و سہ سال بہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نجماً نجماً فرمودہ آمدہ سیزدہ سال در مکہ معظمہ و دہ سال در مدینہ طیبہ وحق سبحانہ تعالیٰ آنرا بیکبار

تمام وکمال بر دل عرش منزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عطا فرموده
بود چنانچہ در ابتدای بعثت ہرگاه جبرئیل علیہ السلام وحی می آورد و خطاب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش ادای آن شروع در تلاوت می فرمود
او سبحانہ تعالیٰ با حبیب خود فرموده لَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّقْضٰٓى
اِلَيْكَ وَحْيُهٗ یعنی تعجیل مکن بخواندن قرآن پیش آنکہ ادا کرده شود بسوے
تو وحی آن و نیز بدان اکابران دین و ژرف شناسان اہل یقین گوہر مدعای تعداد
سور و آیات و کلمات و حروف قرآن شریف را بسلک بیان آورند و ہر یک
را بنہج اختصار بیان کرده می آید پس تعداد سورتہای قرآن شریف بقول زید بن
ثابت یکصد و چہارده منقول است و این قول را اصح گفتہ اند و در تعداد آیات
قرآن مجید اختلافہاست نزد کوفیان مروی از علی مرتضی کرم اللہ وجہہ شش
ہزار و دو صد و سی و شش آیت است ۶۲۳۶ و نزد بصریان مروی از ابن
عباس شش ہزار و دو صد و شانزده آیت است ۶۲۱۶ و نزد شامیان
شش ہزار و دو صد و پنجاه آیہ است ۶۲۵۰ و نزد مدنیان شش ہزار
و دو صد و چہار آیہ است ۶۲۱۴ و نزد مکیان شش ہزار و دو صد و دوازده
آیہ است ۶۲۱۲ و نزد عبد اللہ ابن مسعود شش ہزار و دو صد و ہیجده
آیہ است ۶۲۱۸ و بموجب اقوال عامہ شش ہزار و شش صد
و شصت و شش آیہ است ۶۶۶۶ و اعداد کلمات قرآن شریف
نیز مختلف فیہ است نزد حمید اعرج ہفتاد و شش ہزار و دو صد و پنجاه
و نزد عبد العزیز بن عبد اللہ ہفتاد و ہفت ہزار و چہار صد و سی و نہ رقم

کرده اند در اعداد حروف در همه قرآن شریف نیز اختلاف بسیار است
نزد عبد الله بن مسعود سه لک و بست و دو هزار و شش صد و هفتاد حرف
اند و نزد مجاهد سه لک و بست و یکهزار و یکصد و بست و یک حرف اند و وجه
اختلاف کلمات حروف و آیات در قرآن شریف اینست که بعضے یک
لفظ را دو کلمه قرار داده اند و بعضے یک کلمه همچنین بعضے حرف مشدد را یک حرف
قرار داده اند و بعضے دو حرف همچنین اختلاف آیات که بعضے مثلاً هفت آیه
در سوره شمار کردند و بعضے هشت آیه کردند پس این اختلاف بین الصحابه و
العلماء صحیح و این مثل اختلاف قرات قرات قراء سبعه است که همه صحیح است
و ازین اختلاف کمی و زیادتی قرآن شریف مقتضی نخواهد شد والله اعلم
بالصواب فقط واعلم ان الاستعاذة ادب من ادب الله تعالے ادب بها
نبیه لقوله تعالے فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ
الرَّجِیْمِ و بسم الله بر قول متاخرین مذهب حنفیه صحیح اینست که بسم الله در اوایل
سور آیتی ست از قرآن انزلت للفصل بین السور پس استعاذه مستحب
است و واجب نیز گفته اند و استعاذه امامان هفت قراء مع تلامذه یعنی هفت
اعوذ که از هفت قرا منقول است نوشته میشود از امام نافع مدنی رحمة الله
علیه اینست اَعُوْذُ بِالسَّمِیْعِ الْمَلِكِ الْمُعِیْنِ الْمُبِیْنِ مِنَ الشَّیْطَانِ اللَّعِیْنِ
الْکَافِرِ الْمُرْتَدِّ الرَّجِیْمِ عن امام ابی کثیر مکی الهاشمی رحمة الله علیه
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ عن امام حفص و السوسی
و ابو عمرو و الدوری امام الحرمین و العراق و الشام رضی الله تعالے عنهم

اعوذ باللہ العظیم من الشیطان الرجیم ان اللہ ھو السمیع العلیم من
الشیطان الرجیم ان اللہ غفور رحیم عن امام ابن کثیر مکی و امام نافع
مدنی رضی اللہ عنہما اعوذ باللہ الشیطان الرجیم انہ ھو السمیع العلیم
عن امام حمزہ رضی اللہ عنہ استعین باللہ من الشیطان الرجیم ان
اللہ السمیع العلیم عن امام حمزہ کوفی رحمۃ اللہ نستعین باللہ من
الشیطان الرجیم والمختار لکل قراء رحمہم اللہ تعالے اعوذ باللہ
من الشیطان الرجیم پس استعاذہ بتلاوت قرآن شریف بنظر
ظاہر ولایت آیت فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطان
الرجیم ضرور است ان اللہ لبصیر بالعباد فائدہ ختم فمی بشوق یعنی وہن
من در قراءت قرآن شریف باشوق است بدین ترتیب است روز جمعہ از سورۂ
فاتحہ تا سورۂ مائدہ کہ پنج جزیہ و بالا میشود روز شنبہ از مائدہ تا یونس پنج جز میشود
روز یکشنبہ از یونس تا بنی اسرائیل یا وکم چہار جز میشود روز دوشنبہ از بنی
اسرائیل تا سورۂ شعرا چہار جز یا و بالا میشود روز سہ شنبہ از شعرا تا والصافات
صفا چہار جز میشود روز چہار شنبہ از والصافات صفا تا ق سہ ونیم جز میشود
روز پنجشنبہ از ق تا آخر کہ چہار جز یا و بالا میشود بخوانند و بعضے بجاے
سورۂ مائدہ سورۂ نساء گفتہ اند و ختمے بشوق با نون
روایت کردہ اند دیگر ختم احزاب است فالظعن و بعضے روز جمعہ
از فاتحہ تا سورۂ انعام بخوانند و شش جز یا و بالا میشود در روز شنبہ
از انعام تا سورۂ یونس کہ پنج ونیم جز است بخوانند روز یکشنبہ

از سورهٔ یونس تا سورهٔ طٰه که دکم چهار جزء میشود روز دوشنبه از طٰه تا سورهٔ
عنکبوت که چهار جزء پاؤ بالا میشود بخوانند روز سه شنبه از عنکبوت تا سورهٔ
زمر که سه جزء یک رکوع میشود بخوانند روز چهارشنبه از زمر تا سورهٔ واقعه
که چهار جزء سه رکوع کم میشود بخوانند روز پنجشنبه از واقعه تا آخر که دو رکوع کم سه و نیم جزء میشود بخوانند

تمام شد رسالهٔ عمدة القرآن

واسطے حاصل کرنے ثواب کے دو خطبے کہ جامع جملہ سور کا قرآن شریف ہیں
اس مقام پر لکھے گئے اگر بعد تلاوت قرآن شریف پڑھا کرے ثواب بہت ہوگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ افْتَتَحَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ كَلَامَهُ الْقَدِیْمِ وَاَوْ
دَعَ فِی الْبَقَرَةِ وَاٰلِ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءِ اَحْكَامَ التَّحْلِیْلِ وَالتَّحْرِیْمِ
وَاَمَدَّ لِلْمُقَرَّبِیْنَ مَائِدَةَ قُرْبِهٖ وَجَعَلَ الْاَنْعَامَ مِنْ عَوَائِدِ
فَضْلِهِ الْعَظِیْمِ وَرَفَعَنَا عَنِ الْاَعْرَافِ وَاخْتَصَّنَا بِاَنْفَالِ
الْغَنَائِمِ وَقَبِلَ تَوْبَةَ مَنْ اَتَاهُ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ وَاَنْجٰی یُوْنُسَ وَهُوْدَ
وَیُوْسُفَ وَاَزَالَ رَعْدَ الْخَوْفِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ وَكَثَّرَ الْحَجَرَ
بِمَنْ تَلَا النَّحْلَ وَاَتٰی بِالْاِسْرَائِیْلِ وَاَخْبَرَ عَنْ اَصْحَابِ الْكَهْفِ
وَالرَّقِیْمِ وَبَشَّرَ عِیْسٰی بْنَ مَرْیَمَ بِاَنَّهٗ طٰهٰ اِمَامُ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْهِمُ
الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمُ وَفَرَضَ الْحَجَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَهُوَ اَحْسَنُ تَنْزِیْلِ
الْفُرْقَانِ وَهَدٰی بِهِ الْمُسْتَقِیْمَ وَاَعْجَزَ الشُّعَرَاءَ عَنْ مُعَارَضَتِهٖ
وَكَانُوْا عَنْ دَالنَّمْلِ وَكُلٌّ فِیْ مَثَالِهِ الْعَظِیْمِ وَنَقَصَ الْقَصَصَ عَلٰی اُمَّتِهٖ

نسجت العنكبوت على الغار وآمن به العرب والروم وكانت
لقمان الحكيم فلم يسبح لله في كل سجدة إذ هزم له الأحزاب
وسبأ عيال المشركين وكان فاطر لكل آفاق آتيهم فسبحان من
من يس بالصافات فصاد زمر الأعداء ببنائين ذي الطول لا إله
إلا هو العزيز الحكيم وآية لقوم فصلت بيوتهم رقاب المشركين
وكان أمرهم شورى بينهم فأبطلوا زخرف الجاهلية ودخان
الشرك وأفكه القديمة وإذا كانت الرسل جاثية في أحقاف
المحشر سأل محمد الشفاعة مع الفتح المبين والفضل العظيم
وكسر حجرات الكافرين بكل قاف أثره ونصر بالذاريات و
تفضل على صاحب الطور موسى الكليم والنجم إذا هوى إنه شق
له القمر الرحمن ليفوز المخلصون بالعز والقرب وآيلا في كل واقعة
بيا بن الحديد يقطع بالمجادلة قلوبهم وجعل لهم في الحشر العذاب
الأليم وأوقع الامتحان في صفهم كل جمعة والمنافقون بالتغابن
والخزي العظيم وأحل الطلاق والتحريم فهو مالك الملك وأفضل
العليم من جعل أمره بين الكاف والنون الحاقة كلماته
لمن سأل عنها بالتفهيم وأرسل نوحا إلى قومه وجمع الإنس
والجن بدعواه المزمل المدثر المنبع عن قيامة الإنسان
والمرسلات بالنبأ العظيم الموقع في النازعات من
عبس عليه لما كورت شمس الكفر وانفطرت قلوب

المطففين ومن لم يرث بالقسطاس المستقيم

إذا انشقت السماء ذات البروج وظهر الطارق

العلي الأعلى المنزه الحكيم هنالك تغشيه

إذا طلع فجر يصدق لمن أتى الله بقلب سليم وظهر

للمتقين في البلد شمس الإيمان واختفى الليل الشرك المبهم

فله الحمد إذ شمل الخمس والوتر والفضل على اللسان

من اختص بشرح الصدر بالأوصاف الجميلة والخلق

العظيم وأقسم بالتين أنه أكمل المخلوقين

من علق وشرفه وامتنه بليلة القدر لمن يريد

الفخر والتعظيم لم يكن الذين كفروا من

أهل الكتاب والمشركين منفكين عنه بل

زلزلت لهم بالعاديات القارعة لكل مليم له

نهى عنهم التكاثر في العصر وويل لكل همزة كأصحاب

الفيل وكفار قريش وما نفع الماعون من قام وعمل من أصحاب

الأيدي فجلى من أعطى المصطفى نهر الكوثر ومنحه المؤمنون

ومنعه الكافرون وأيده عليهم بالنصر فتبت أيدي

كل كفار أتيه ولم نقل بالإخلاص إلا من أمن برب الفلق

والناس واتبع هداه وصراط المستقيم وتمت كلمة

ربك صدقا وعدلا لا مبدل لكلماته وهو السميع العليم

بسم الله الرحمن الرحيم

[illegible] الكريم الذي افتتح بفاتحة الكتاب سورة البقرة
[illegible] الا ونساء وفضلهم تفضيلا ط ومن
[illegible] به لتعرف اهل الاعراف الانفال
[illegible] على اهل التوبة من خلقه وجعل يونس في
[illegible] وانجى هودا من كربه وحزنه
[illegible] جبه وسجنه ويسبح الرعد بحمده
[illegible] واتخذ الله ابراهيم خليلا ثم جعل حجرا
[illegible] ه واوحى اليهما بخفي لطفه سبحانه وتخذ
[illegible] انه واوحى الى مريم فتمثل لها تمثيلا بشرا
[illegible] على سائر الانبياء عليهم السلام برا
[illegible] والكتاب المكنون فمن عاهد الا
[illegible] ون الذين اتخذوا نور الفرقان دليلا
[illegible] صلى الله عليه وآله وسلم وعلى
[illegible] عن بعض ومنه وشهد
[illegible] ه وبين قصص مدت تلته
ونسجت العنكبوت على باب الغار سترا مسبولا
وصلاء قلوب [illegible] عنا من شدة باسه وحزنه ولكن

لقمان الحكمة من بعض علمه وحكمته وهدى اهل السجدة الى
باسمه وكف عنهم الاحزاب وسبأهم واخذهم اخذ لهم
فاطر السموات يس وتقديسه في الصافات
صادقين فيه باظهار المعجزات وفي يلقى رب
بالآيات البينات وصب على افواههم
جميلا فلم يحتمل واسيد فرقان سبقه
من ذنبه وما تأخر وفصلت بآيات الفتح المبين كتبت في
شورى بينهم وبين سيد المرسلين وزخرفت له
ثم لقب يوم تأتي السماء بدخان مبين وترى كل امة جاثية
افنى اهل الاحقاف محمد صلى الله عليه وآله واصحابه من
فاهم تهدى والى السلام سبيلا واذل الذين كفروا بل
الكتاب لشدة القتال وافرد بالفتح المبين وعمر حجرات له
القلوب بنور الايمان وقاف اسلامه احاط العالم بالذاريات
المطيبة بروائح الهدى اية والايمان وكلم الله موسى اصحاب
جبل الطور وانشق النجم محمد صلى الله عليه وآله وسلم
فانشق بهم ساعة الشرور وانشق القمر وتبع الرحمن
واتبعه الصلح على بساط النور فحجب الحديد من شر
المجادلة في امته بالكتب وعن في الحشر باحسن مقيلا وانهمه
في صف الانبياء وصلى بهم اماما فهي تلك جمعة

قلوب المنافقين من التغابن تبصا وحسنا او طلق وحرم

تبارك فسبحان من اعطاه الملك وعلمه بالقلم ورتل القران

[illegible] الحاقة يومئذ اذ سال سائل بعذاب واقع ليس له

[illegible] طائفة من الجن

[illegible] سجودا فاوحى اليه

[illegible] يوم القيمة من شفيعه

[illegible] عمهم النبأ كالسحاب

[illegible] لنا نازعات اذا

[illegible] مالك [illegible] كورت الشمس

[illegible] السماء وسيرت الجبال فكانتا كثيبا مهيلا

[illegible] المطففين اذا انشقت السماء وطويت ذات البروج وطارق

[illegible] الصوت تقوم القيمة وتجلى الملك الا على الفضل الغاشية

[illegible] لا يحيا ولا بكى ولا ليل ولا ظلا ظليلا ونطق

[illegible] الضحى عند الشراح منه وساهيهم اذا [illegible]

[illegible] الى مشرق وتلك الانصار والانتباه

[illegible] ولديهم وقل اقرأ باسم ربك [illegible]

[illegible] انعم لا صل هذه القدر لا فهما [illegible]

[illegible] تبيلا ولم يكن الذين كفروا [illegible]

[illegible] من شافع ولا صديق وليوقهم النار كالعاديات

إلى ... فبشرهم بعذاب أليم فيقال لهم
ألهاكم التكاثر وهدى أعظم العذاب الأليم وويل لكل همزة وأصحاب
الفيل من النار لأنهم كيدهم في تضليل لإيلاف قريش لما
آمنهم من خوف المحشر أرأيت الذي
كيف ... الكوثر
ويبشر لقراءة إذا جاء نصر الله
حيث لهم ... سورة الإخلاص وقل أعوذ برب الفلق من
شر ما خلق ومن شر الشيطان ووساوسه وقل أعوذ برب
الناس ملك الناس من شر الوسواس الخناس الذي ...
وسبحان الله بكرة وأصيلا وبحق ... البشير النذير
والسراج المنير المطهر الطاهر والقمر الزاهر أبو القاسم محمد
صلى الله عليه وآله وسلم كما صليت ... وتجلى

خاتمة الطبع

الحمد للہ والمنة کہ رسالہ مجربہ زینت القاری مشتمل بیانات قراءت کلام باری
مطبع منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ واقع کانپور میں بسرپرستی عالی
جناب معلی القاب منشی پراگ نراین صاحب بہادر دام اقبالہ مالک
۱۴۹۹۹
مطبع بماہ جولائی سنہ ۱۹۰۶ع چوتھی مرتبہ چھپا